بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز

(قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مُرتّبہ

عبد القدیر نیاز

بابت ماہ رمضان ۱۳۶۲ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۴۳ء

ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش

جلد ۴۲ عدد ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنہ ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلّہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتر روپے	ایک سو چالیس روپے	دو سو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چون روپے	نوّے روپے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز (اردو)

یعنی

دُنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۲ | ماہ رمضان سنہ ۱۳۶۲ ہجری مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء | عدد ۹

فہرست مضامین

تعلقاتِ زوجین	صہ ۲	جناب مولانا مولوی عبداللطیف صاحب (بہاولپوری) معلم المجاہدین۔
قیامت حقیقت اور ثبوت	صہ ۱۲	جناب ملک عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے عورت کو دو دفعہ طلاق دی۔ پھر عورت نے اس سے خلع کرالیا۔ تو کیا وہ خاوند اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تو آیت کے اول اور آخر میں طلاق کا ذکر کیا ہے اور خلع اس کے درمیان ہے بس خلع طلاق نہیں۔ اسے نکاح کر لینا چاہیئے۔

لعان

لعان کے معنے ایک دوسرے پر لعنت کرنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں میاں بیوی کے اس باہمی حلف کو کہتے ہیں جو قاضی یا حکومت وقت کے سامنے بدکاری کی تہمت کے متعلق اٹھاتے ہیں مثلاً ایک شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے، یا بچہ پیدا ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں تو اس پر عورت قضا میں دعویٰ دائر کر سکتی ہے جس پر قاضی دونوں سے لعان کرائیگا۔ لعان کی صورت قرآن حکیم میں بطریق ذیل بیان ہوئی :-

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (سورہ نور پ۱۸)۔ وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس سوائے اپنے آپکے اور کوئی گواہ نہیں۔ تو ان میں سے ایک کی یعنی مرد کی چار باریوں گواہی ہو کہ خدا کی قسم میں ضرور سچا ہوں۔ اور پانچویں باریوں کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ اور عورت سے سزا ٹلنے کی صورت یہ ہے کہ وہ بھی چار دفعہ یوں گواہی دے کہ خدا کی قسم میرا مرد جھوٹا ہے۔ اور پانچویں باریوں کہے کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو خدا کا غضب مجھ پر نازل ہو۔

جب دونوں قسم کھالیں تو قاضی یا حاکم وقت ان دونوں میں جدائی کرا دے گا۔ اب یہ جدائی طلاق بائنہ تصور ہوگی۔ اس وقت وہ بچہ باپ کا نہیں کہلائے گا بلکہ ماں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

مسائل متفرقہ

مسئلہ :- اگر باپ لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر کرے تو لڑکی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابوداؤد) حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک باکرہ لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی، اور عرض کیا کہ میرے باپ نے میری مرضی کے بغیر نکاح کر دیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نکاح توڑنے کا اختیار دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نابالغ کے نکاح کا فسخ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا، کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کر دے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو یا دُر ایسی ضرورت پیش آوے، تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کر دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۶)۔

ناجائز وعدہ نکاح کو توڑنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک درخواست پیش ہوئی کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے۔ اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب:- فرمایا "ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ شہد نہ کھائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جائے۔ علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اس لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جاویں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اسکا توڑنا گناہ ہو۔" (فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۱۷۹)۔

مفقود الخبر شخص کی بیوی دوسرا نکاح کب کر سکتی ہے؟

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ يَدْرِ اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ (مؤطا مالک) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند لاپتہ ہو، اسے چار سال تک انتظار کرنا چاہیئے۔ پھر وہ چار مہینے اور دس دن کی عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

عمر قید والے شخص کی عورت کا نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ ایک شخص بیس سال کے واسطے قید ہو گیا ہے اور عورت کو طلاق نہیں دے گیا، اسکی عورت کیا کرے؟ فرمایا "وہ نکاح کر سکتی ہے۔ عدالت سرکاری میں درخواست دیکر فیصلہ کرا لینا چاہیئے۔" (بدر ۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۲ء)

نکاح میں غیر مشروع شرط باطل ہوگی

غیر مشروع شرائط کے بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:- "میں تین سال ہوئے فیصلہ کر چکا ہوں، کہ جدید نکاحوں میں کوئی شرط جس کا دین سے تعلق نہ ہو اور مہر کے علاوہ ہو۔ ہماری قضاء میں تسلیم نہ کیجائیگی۔ جس نے ایسی شرط کرائی ہو اسے کوئی فائدہ نہ پہنچیگا، کیونکہ قضاء اسے رد کر دے گی۔" (الفضل ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامت

حقیقت ——— اور ——— ثبوت

(از ملک عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی)

قیامت کی تعریف :- قیامت کے لغوی معنے تو انبعاث بعد الموت کے ہیں، یعنی موت کے بعد زندگی۔ چنانچہ موت کے بعد کی زندگی کو دو مختلف قیامتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ قیامۃ صُغرٰی، قیامۃ کُبریٰ۔

قیامۃ صُغریٰ :- جب انسان اس جسمانی عالم سے رخصت ہوتا ہے، تو وہ ایک دوسرے عالم کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اسے عالم برزخ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جس طرح کہ انسانی پیدائش سے قبل انسانی جسم کو ایک خاص قسم کی نشوونما حاصل کرنے کے لئے رحم مادر میں نو ماہ تک رکھا جاتا ہے اور وہ ایک مخصوص انسانی شکل اور ہیئت اور اس جہان میں رہنے کی استعدادیں حاصل کر کے اس جہان میں وارد ہوا ہے۔ اور عدم سے وجود میں آنے کے لئے ایک درمیانی مقام لئے کسقدر عرصہ رکھنا ضروری ہوگا یعنیہ اسی طرح اس جسمانی مت کے بعد جس سے پھر وہ ایک نسبت سے کالعدم ہو جاتا ہے۔ ایک نئی زندگی، اور اس زندگی کے لئے ایک نیا جسم اور نئی استعدادیں حاصل کرنے کے لئے رحم مادر کی طرح پھر اسے ایک موت تک ایک درمیانی عالم میں رہنا ضروری ہے، جسکو قرآنی اصطلاح میں برزخ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ہ (مومنون ع۶)

برزخ دراصل وہ مقام ہے جو اس زندگی اور آئندہ زندگی کے درمیان حائل اور حاجب ہے، جس میں انسانی روح کو اس جسمانی موت کے بعد لازماً ٹھیرنا ہوتا ہے یہ مقام برزخ وہی مقام ہے جس کو قبر کے الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ہ (حج ع۱) اور ساری قوموں اور مذاہب کے رسم و رواج اور مشاہدات کی بناء پر اس درمیانی منزل برزخ کا نام قبر ہے۔ خواہ وہ زمین کے اندر ہو یا سمندر کی گہرائیوں میں۔

مجھے عالم برزخ کے متعلق تفصیل سے پیش کرنا ہے مگر چونکہ قیامۃ کے ساتھ اس کا اسقدر قریب کا تعلق ہے، مجھے ضمناً اس کا بھی کسی قدر ذکر کرنا ضروری تھا۔

اس قیامتِ صغریٰ کے بعد ایک دوسری قیامت ہے جسے قیامۃ کُبریٰ کہا جاتا ہے، اور یہی دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامۃ ہے، جس کے بارے میں مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔

قیامتِ کبریٰ

بجائے اس کے کہ میں قیامت کی کوئی تعریف اپنے الفاظ میں عرض کروں مناسب ہوگا کہ قیامۃ کے متعلق جو اسماء قرآن مجید میں آئے ہیں انمیں سے چند ایک یہاں پر نقل کردوں، جس سے قیامت کا مفہوم خود بخود واضح ہوجائے گا۔ قیامت کے بیسیوں مختلف مفرد اور مرکب نام آتے ہیں، مگر میں ان میں سے بعض چیدہ چیدہ نام تحریر کردیتا ہوں، جو موضوع کی ضرورت کے لحاظ سے کافی سمجھے جائیں گے۔

مفرد نام:- اَلسَّاعَةُ (گھڑی) یَوْمُ الْقِیٰمَةِ (روزِ قیامت) اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ (ایک مقررہ دن)۔ اَلْیَوْمُ الْاٰخِرُ (آخری دن) یَوْمٌ عَسِیْرٌ (سخت دن) یَوْمٌ عَظِیْمٌ (بڑا دن) یَوْمٌ عَصِیْبٌ (بُرا دن) یَوْمُ الْبَعْثِ (دوبارہ زندہ ہونیکا دن) یَوْمُ التَّغَابُنِ (افسوس و ملال کا دن) یَوْمُ التَّلَاقِ (ملنے کا دن) یَوْمُ التَّنَادِ (پکار کا دن) یَوْمُ الْجَمْعِ (اکٹھے ہونے کا دن۔) یَوْمُ الْحِسَابِ (حساب کا دن) یَوْمُ الْخُرُوْجِ (قبروں سے نکلنے کا دن) یَوْمُ الْفَصْلِ (فیصلہ کا دن) اَلطَّآمَّةُ الْکُبْرٰی (بڑی مصیبت) اَلصَّآخَّةُ (بہرہ کردینے والی گھڑی) اَلْحَآقَّةُ (ضرور آنے والی گھڑی)۔

مرکب نام:- یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (جس دن لوگ رب العالمین کے حضور پیش ہوں گے) یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ (جس دن لوگ قبروں سے نکلیں گے) یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ (جس دن صور پھونکا جائے گا۔) یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ (جس دن سچوں کو انکی سچائی کام آئے گی) یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ (جس دن آسمان پھٹے گا) یَوْمٌ لَّا رَیْبَ فِیْهِ (جس دن میں کوئی شک نہیں)

لفظ قیامۃ سے اصطلاحی طور پر جو مفہوم ملحوظ ہے، وہ مندرجہ بالا مفرد اور مرکب الفاظ سے بہت حد تک واضح ہے۔ اور یہی وہ قیامت ہے جس کا ثبوت اور حقیقت مجھے عرض کرنا ہے۔

قیامت کے مختلف نظریے

ویسے تو کسی نہ کسی طریق اور صورت میں تقریباً سب ہی لوگ قیامت کے قائل ہیں، مگر اس کے باوجود بعض نظریوں میں کسی قدر اختلاف ضروری ہے۔

اہل فلسفہ کا نظریہ

قیامت کے عقیدہ کے متعلق اگر کسی کو اختلاف ہوسکتا تھا تو وہ اہل فلسفہ کو ہو سکتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ ان کے ایک کثیر حصہ کو اس امر پر اتفاق ہے کہ جس طرح یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افراد پیدا ہوتے ہیں اور پھر فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک دن ایسا بھی آسکتا ہے جبکہ اس دن کی حیات مکمل موت سے تبدیل ہو جائیگی۔ مگر اس سے آگے کچھ نہیں بیان کرتے۔

اہل سائنس کا نظریہ

سائنس دان بھی اسی خیال کے حامی ہیں کہ جس طرح یہ دنیا بعض چیزوں کے اتصال و انفصال سے وجود میں آتی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی روز یہ اتصال و انفصال کا سلسلہ کچھ اس طرح ٹوٹ جائے، کہ نظام عالم بالکل درہم برہم ہو جائے۔

محققینِ طبعیات و ہیئت جدید کا نظریہ

طبعیات اور ہیئت جدید کے بعض محققین اب محض تحقیق تک ہی نہیں رہے، بلکہ وہ اس دردناک دن کی آمد کے متعلق اپنے علم کی تحقیق پر پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس کے مختلف اسباب بیان کرتے ہیں۔ سورج کی گرمی دن بدن کم ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ دنیا قائم ہے۔ دوسرے یہ کہ تمام کائنات جذب و کشش کے ستون پر قائم ہے چنانچہ یہ ستارے روز بروز کھچے چلے آتے ہیں پس ایک دن آسکتا ہے کہ یہ توازن قائم نہ رہے۔ اور ایسا تصادم واقع ہو کہ تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔

یہاں تک اہل فلسفہ۔ سائنس دان اور محققین ہیئت جدید کا اتفاق ہے کہ یہ نظام عالم درہم برہم ہو سکتا ہے۔ اور ایک دن ایسا بھی آسکتا ہے، جبکہ یہ زمین اور آسمان اور دیگر اجرام فلکی کا وجود باقی نہ ہوگا۔ مگر اس سے آگے ان کے علوم اور تحقیقات نہیں لیجا سکتی۔ بہرحال اسباب کچھ ہی ہوں انکے نزدیک بھی ایسے قرین وقوع امکانات ضرور موجود ہیں کہ جس کے نتیجہ میں نظام عالم ایک آن میں برباد ہو سکیگا۔

مصریوں کا نظریہ

مصریوں کا قیامت کے متعلق صاف اور واضح نظریہ تو مجھے کہیں نہیں ملا۔ مگر اسقدر وہ بھی ضرور قائل رہا۔ جب انسان مرجاتا ہے تو پھر کچھ مدت کے بعد ایک اور زندگی اس مردہ میں سے نکلتی ہے جس کا اس جہان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر مصریوں کا علم بھی اس مقام سے آگے نہیں جاتا

غیر مذاہب اقوام کا نظریہ

مغربی افریقہ کے اصلی باشندوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مرنے کے بعد انسانی روح بھوتوں کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ انہیں سے بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ مرنے کے بعد روحیں اسی نسل انسانی میں بار بار آتی رہتی ہیں۔ چنانچہ اسی لئے دادا کی شکل پر پوتا پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ بہت نسلوں کے بعد بھی شکلیں مل جاتی ہیں۔ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کا یہ مذہب ہے، کہ مرنے کے بعد مردہ کی روح باقی رہتی ہے اور وہ بھوتوں کی طرح اس کی قبر پر گاہ گاہ آتی رہتی ہے۔

پارسیوں کا نظریہ

چونکہ پارسی بھی ایک نبی کے پیرو ہیں۔ اس لئے ان کا عقیدہ دیگر انبیاء کی جماعتوں سے بہت حد تک ملتا ہے۔ ان کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ ایک ایسا وقت آئیگا،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبکہ بدی کا بالکل قلع قمع کر دیا جائے گا۔ اس دنیا کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ اہرمن کی تمام غلط کاریوں کو مٹا دیا جائے گا۔ تمام گنہ گاروں کو دوزخ میں سے نکالا جائے گا، اور انکو سخت سزا کے ذریعہ پاک کیا جائیگا۔ وہ آگ کی ایک نہر میں سے گزارے جائیں گے۔ وہ جو پاک ہوں گے، انکو بھی اس نہر میں سے گذرنا پڑے گا۔ لیکن وہ اس میں سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ ایک دودھ کی نہر میں سے بخیرو عافیت گزرا جا سکتا ہے۔ پھر ایک نیا دور شروع ہوگا جس میں کوئی تکلیف نہوگی۔ اس دور میں تمام لوگوں کو نئے جسم دئے جائیں گے، اور وہ بہت ہی لطف کی زندگی بسر کریں گے۔ دوزخ بھی بالکل پاک کر دیجائے گی۔

بعض الہامی کتب کے نظریئے

اہل مذاہب میں یہ عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں ضرور ہی پایا جاتا ہے اور اس کا مجمل تذکرہ تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ تمام آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ گنہ گار لوگ قیامت کے روز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ مگر بعض گنہگاروں کو بھی شامل کرتے ہیں۔ طالمود صرف پاک لوگوں کے دوبارہ زندہ ہونے کا ذکر کرتی ہے، کہ صرف انکو ہی زندہ رکھا جائے گا اور خدا تعالیٰ انکو عظمت دیگا۔

یوحنا نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ موجودہ زمین اور آسمان برباد ہو جائیں گے، اور اس کی جگہ پھر دوسرا آسمان اور زمین کھڑی کیجائے گی۔ یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے، کہ پہلے مسیح دور آئیگا اور قیامت کے درمیان یہ ایک حدِ فاصل کا کام دے گا۔ اس وقت تمام طرف جہالت ہی جہالت ہوگی۔ عالمگیر جنگ ہوگی سخت غربت اور قحط کا زمانہ ہوگا، کوئی فصلیں نہ ہوں گی۔ پھر انصاف ہوگا۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ عالمگیر طور پر ہوگا اور بعض کے نزدیک صرف پاک لوگ ہی زندہ کئے جائیں گے، اور ان کے اعمال کے مطابق ان کو جزا دیجائے گی۔ ایئں سے بعض کا یہ خیال ہے کہ یہ عرصہ تقریباً ہزار سال کا ہے۔ تورات میں اس کے اشارے پائے جاتے ہیں، اور زبور میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ (زبور باب ۴۹-۵۰)۔

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں، یہود کے دو فرقے تھے۔ ایک صدوقی جو یونانیوں کے اثر سے آزاد خیال ہو گیا تھا، اور قیامت کا منکر تھا۔ مگر دوسرا فرقہ جو فریسی کہلاتا تھا، وہ بدستور اپنے پرانے عقیدہ پر قائم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو یہودی تھے، وہ حشر و نشر، دوزخ جنت کے قائل تھے، اور ان کا عقیدہ تھا کہ قیامت آئے گی، تو اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر آسمان کو، دوسری پر زمینوں کو، تیسری پر درختوں کو چوتھی پر پانی کو اور پانچویں پر تمام مخلوقات کو رکھیگا، اور ندا دیگا کہ میں ہوں بادشاہ (بخاری کتاب التفسیر) انجیل میں یہ عقیدہ پوری تصریح کے ساتھ مذکور ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے صدوقیوں کے عقیدہ کا پورا پورا رد کیا ہے۔ مکاشفات یوحنا میں قیامت کے احوال کو تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریوں اور دہریوں کا نظریّہ

دہریہ چونکہ خدا تعالےٰ کی ہستی کے ہی قائل نہیں، اس لئے قیامت کے کھڑا ہونے اور اسمیں جزا و سزا وغیرہ کے بھی وہ قائل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ قیامت، جزا و سزا و دیگر متعلقہ امور اسی صورت میں تسلیم کئے جا سکتے ہیں جبکہ خدا تعالےٰ کی ہستی کو تسلیم کیا جائے اور اس کو قادرِ مطلق مانا جائے۔ اسی طرح آریہ جو خدا کے وجود کو تو مانتے ہیں مگر اس کو قادرِ مطلق نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک تمام روحیں انادی ہیں، ازل سے خود بخود ہیں۔ اور چونکہ خود خالق نہیں ہے اس لئے وہ ان روحوں کو ہمیشہ اواگون کے چکّر میں رکھتا ہے۔ اور اس کی یہی کوشش رہتی ہے کہ کہیں روحیں ابدی نجات نہ پا جائیں، ورنہ جب تمام روحیں نجات پا جائیں گی، تو پھر اس کا خدائی کا ہاتھ کس پر چل سکیگا، خود اس کو اتنی طاقت نہیں کہ وہ اور نئی روحیں پیدا کر سکے۔ پس اس عقیدہ کے رو سے قیامت بھی نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ اس روز بعض کو تو فوراً ہی ابدی نجات حاصل ہوگی، اور بعض آہستہ آہستہ اپنی غلطیوں اور گناہوں کی آلائشوں سے پاک ہو کر ہمیشہ کی نجات حاصل کریں گے۔ آریہ مذہب کے عقیدہ کے رو سے تو خدا تعالیٰ کا ایسا کرنا گویا کہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا مارنا ہے، اور اپنے آپکو ہمیشہ کے لئے نکما کرنا ہے۔ آریہ اگر قیامت کو مان لیں تو ان کے تناسخ کے عقیدہ کی بنیادیں ہی ہل جاتی ہیں۔ تناسخ سے سے ہی باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نہ آریوں اور نہ ہی دہریوں کے نزدیک قیامت کا قائم ہونا تسلیم کیا جاتا ہے۔

اسلامی اور قرآنی نقطہ نظر

قرآن شریف جس طرح کی قیامت کا قائل ہے۔ مناسب ہے کہ چند قرآنی آیات میں بھی تھوڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا جانے ؟

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۰ (بقرہ ع ۲۵) اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کیا۔ لیکن بالآخر یہ تمام کچھ یونہی نہ چلتا جائے گا، بلکہ اس تمام نظام کو خدا تعالیٰ کیطرف لوٹنا ہوگا۔ اور یہ لوٹنا ہی دراصل قیامت ہے جبکہ تمام مخلوق خدا کے حضور پیش ہوگی، اور ان کے اعمال کا محاسبہ ان کے سامنے پیش ہوگا۔ جنہیں جزا و سزا کے پیمانوں میں وزن کرکے ان کے سامنے لایا جائے گا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۰ (آل عمران ع ۱۱) اس آیت نے مندرجہ بالا مضمون کو مزید وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا۔ فرمایا چونکہ یہ تمام کائنات کا وجود خدا تعالےٰ کے ہاتھوں سے ہی ہے اور خدا تعالیٰ ہی اس تمام نظام کا مالک ہے۔ اس لئے وہ جو اس کا حقیقی خالق اور مالک ہے۔ بالآخر یہ سب کچھ اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۰ اس آیت میں صاف صاف بیان فرمادیا، کہ انسانی زندگی اس جسمانی موت پر ہی ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ اس موت کے بعد ایک اور حیات ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ان مُردوں کو

۲ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا ۰ (بقرۃ ع ۱۸) خدا تم قیامت کے دن زمین کے مشرق اور مغرب، شمال و جنوب، طول و عرض اور تمام زمانوں کی مخلوقِ انسانی کو جمع کریگا، اور کوئی ایک بھی خدا تم کے حضور پیش ہونے سے باقی نہیں رہے گا۔ جمیع انسان اس دن اٹھائے جائیں گے، اور ان کے اعمال کا فیصلہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوبارہ اٹھائے گا، اور تمام بنی نوع انسان اپنی دوسری زندگی میں سب کے سب خدا تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے، اور اس کے حضور پیش ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۔ (یٰس ع ۴) ان آیات میں پوری تفصیل کے ساتھ قیامت کے برپا ہونے کے متعلق بیان فرمایا، اور نیز یہ کہ وہ کس طرح برپا ہوگی۔ تمام روئے زمین کے انسانوں کو بیک وقت پکارا جائیگا معلوم ہوا کہ وہ ایک مخصوص دن ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ قیامتِ صغریٰ مراد نہیں بلکہ قیامت کبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ اس وقت قبروں میں سے بلائے جائیں گے۔ یعنی پہلے اُن پر ایک موت وارد ہو چکی ہوگی، اور اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں گے۔ یہ اجداث اور مرقد وہی مقام برزخ ہے، جس کی طرف ابتداء میں اختصار کے ساتھ عرض کیا گیا جہاں کہ وہ ایک نئی زندگی کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ چنانچہ اس آیت میں انسانی زندگی کے سارے سلسلہ کو مکمل کر دیا، کہ انسان کچھ وقت تو اس دنیا میں رہیگا پھر جسمانی طور پر جب اپنی زندگی ختم کر دیگا تو اس کو ایک مقام انتظار میں رکھا جائیگا، اور وہاں سے پہلے اور پچھلے تمام بنی نوع انسان کو اکٹھے بیک وقت پکارا جائے گا اور وہ بھاگتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔ اس کے بعد ایک نئی زندگی شروع ہوگی۔

..... يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (مومن ع ۲)

پہلی آیات میں تو یہ بیان تھا کہ قیامت کے دن اور اس میں کس طرح لوگوں کو بلایا جائے گا۔ مگر یہاں اس اجتماع کی غرض بیان فرمائی ہے۔ اس دن تمام نفوس کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ ان سب کے اعمال دنیوی سے پوری طرح واقف ہوگا۔ اور اس دن ہر نفس کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا، اور وہاں انکے اعمال کی پیمائش اور وزن ہوگا۔ اور پورے حساب کے ساتھ خدا تعالیٰ ان کی جزا سزا کا فیصلہ فرمائیگا۔ اور چونکہ اس وقت جزا سزا کا فیصلہ ہوگا۔ اس لئے لازماً آئندہ ایک ابدی زندگی کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں کہ وہ جزا سزا جاری ہو۔ ورنہ یہ اجتماع عظیم اور حشر نفوس بالکل بے معنے ٹھیرے گا۔

ان چند آیات پر اختصار کی غرض سے اکتفا کا ذکر کیا جا چکا ہے، ورنہ قرآن شریف میں سینکڑوں آیات ہیں جن میں روزِ قیامت، اس کے وقوع کا طریق، اس کی غرض، اس کے نتائج، غرضیکہ پوری تفصیلات کا بار بار ذکر کیا ہے۔ کیونکہ انسانی اعمال کے لئے اس عقیدہ پر ایمان نہایت ہی ضروری ہے۔ اور یہ ایمان اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعور انسانی اعمال میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔

یہ ہے وہ اسلامی اور قرآنی عقیدہ قیامت کے متعلق، جس میں اس امر کی پوری وضاحت کردی گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ فلسفیوں اور سائنسدانوں کی طرح اس دنیا کے بیک وقت برباد ہونے پر ہی چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ مابعد کے حالات کو بھی تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور نہ صرف اس غلط اعتقاد اور نامکمل نظریہ کو ہی پیش کیا ہے، کہ صرف پاکباز ہی اٹھائے جائیں گے، اور ان کا ہی حشر ہوگا۔ بلکہ فرمایا جمیع انسان خدا تعالیٰ کی طرف بلائے جائیں گے، جن میں نیک بھی ہوں گے اور بد بھی، اور پھر ہر دو قسم کے گروہوں کو جزا سزا ملیگی۔ قرآن کریم نے صرف اتنا کہہ دینے پر اکتفا نہیں کیا کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اس کی روح تو باقی رہتی ہے۔ مگر اس باقی رہنے والی روح کا کوئی علم قطعی نہیں کہ وہ کہاں رہتی ہے، اور اس کے باقی رہنے کی کیا غرض ہے؟ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ مقام انتظار برزخ مادر گیطرح رکھی جاتی ہیں۔ جنکو اجداث اور قبروں کے الفاظ میں بیان کیا، اور پھر بتایا کہ وہاں سے انکو حشر کے لئے پکارا جائیگا۔

غرضیکہ قرآن شریف نے پوری تفصیل کے ساتھ بتایا کہ خدا جو قادر مطلق اور خالق حقیقی ہے اسی کی طرف ان سب کا لوٹنا ہے، اور وہی اس نظام کو درہم برہم کر کے ایک نیا نظام قائم کرے گا۔ نہ یہ کہ وہ آریوں کے خدا کی طرح چند ازلی روحوں کا اپنی خدائی کے لئے محتاج ہے۔

قیامت کی حقیقت

کسی چیز کا علم حاصل کرنے کے دو ہی طریق ہیں۔ یا تو اس شئے کو براہ راست خود دیکھ لیا جائے یا محسوس کرلیا جائے، اور یا پھر اسکو تمثیلی علم سے جانا جائے۔ یعنی خود تو اس چیز کو نہ دیکھا جائے، لیکن اس کی مشابہت بہت میں کسی اور چیز کے ساتھ اس کی مماثلت ثابت کر کے اس چیز کا علم حاصل کیا جائے۔ چنانچہ قیامت ایک ایسا واقعہ ہے جو آئندہ کبھی رونما ہوگا۔ لہذا اس کو اس طور پر تو بیان نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ ایک چیز کو دیکھا ہو۔ مزید برآں اس کی کیفیات موجودہ دنیا کے کاروبار سے اسقدر مختلف ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بھی جہاں کہیں اس کے متعلق بیان فرمایا ہے، صرف اسی رنگ میں۔ چنانچہ جو چیزیں ہمیں اس جہان میں محسوس ہیں، انکی مماثلت میں بیان کردیا ہے۔ وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ بِقَلْبِ بَشَرٍ۔

سورۂ قیامہ میں قیامت کی علامات اور اس کے کسی حد تک تفصیلی حالات درج کردئے گئے ہیں، کہ کس طرح زمین و آسمان درہم برہم ہوجائیں گے۔ اور تمام بنی نوع انسان کس قدر پریشانی میں ہونگے۔ اور سخت گھبراہٹ میں بھاگ رہے ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظام عالم کا انتشار

ایک دوسری جگہ فرمایا۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِيْنَ ۰ خدا تعالےٰ کی بادشاہت کا اعلان کیا جائے گا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کی آواز دیجائے گی، اور اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ اور نفخ صور سے بھی یہی مراد ہے۔ زمین و آسمان کی تمام بندھنیں ٹوٹ پھوٹ جائینگی۔ اور لوگ نہایت عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونگے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۰ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۰ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۰ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۰ (الحاقہ ع ۱) يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۰ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۰ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۰ (عم ع ۱) ترجمہ۔ پس جب صور میں اچھی طرح پھونک دیا جائیگا اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے، اور پھر پوری طرح مکمل طور پر توڑ دیے جائیں گے۔ تو اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا پس وہ اس دن بہت ہی کمزور ہوگا۔ (ترجمہ) جس دن بگل میں پھونکا جائے گا تو تم فوج در فوج آؤ گے۔ اور آسمان کو کھول دیا جائیگا، اور اس کے کئی دروازے ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے، تو وہ ریت کی مانند ہو جائیں گے۔

تیسویں پارہ کی اکثر سورتوں میں یا تو قرب قیامت کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے، اور یا قیامت کے دن جو تغیرات رونما ہوں گے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا:۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۰ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۰ (معارج ع ۱) ترجمہ۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا، اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۰ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۰ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۰ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۰ (الحاقہ ع ۱)

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۰ (مزمل ع ۱)۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپ اٹھیں گے۔ اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے ہو جائیں گے۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۰ (رحمٰن ع ۲) پس جب آسمان پھٹ جائیگا، اور سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۰ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۰ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۰ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۰ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۰ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ۰ (واقعہ ع ۱) جس وقت واقع ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلقاتِ زوجین

(جناب مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری معلم المجاہدین)

(۲)

مطلقہ غیر مدخولہ کا یا جس عورت کا مہر مقرر نہیں ہوا

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (بقرہ ع ۳۱ پ۲)۔ اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو اپنے پاس لانے سے پہلے طلاق دیدو اور ابھی تک تم نے ان کا مہر مقرر نہ کیا ہو اس صورت میں تم انکو دستور کے مطابق کچھ (جوڑہ وغیرہ) دیکر رخصت کرو۔ مالدار اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی بساط کے مطابق۔ یہ نیکوکاروں پر لازمی حق ہے۔ اور اگر تم ہم بستری سے انہیں پہلے طلاق دیدو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررشدہ مہر کا نصف حصہ تمہیں دینا ہوگا۔ ہاں اگر وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار میں معاملہ نکاح ہے۔ اور اگر تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ کے بہت ہی قریب ہے۔ اور تم آپس کے تعلقات میں مروت کو نہ بھول جانا۔ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے، جو تم کرتے ہو۔

منکوحہ غیر مدخولہ کی عدت نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ (احزاب پ۲۲)۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کے نزدیک جانے سے پہلے تم انہیں طلاق دے دو تو تمہارے (اس طلاق کے) سبب سے ان پر کوئی عدت نہیں۔ پس تم انہیں فائدہ پہنچاؤ اور انہیں نہایت اچھی طرح سے رخصت کرو۔

عدت کے ایام میں نہ نکاح کیا جا سکتا ہے ورنہ صراحۃً نکاح کا پیغام دیا جا سکتا ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والی واقع ہوگی، اور اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں بعضوں کو نیچا کرنے والی ہے اور بعضوں کو بلند کرنے والی ہے۔ جب زمین سخت حرکت سے ہلا دی جائے گی، اور پہاڑ ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیئے جائیں گے اور وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور ہماری رائے تو یہی ہے کہ سو میں سے نوے وجوہ تو یہی بتلاتی ہیں، کہ حقیقت میں وہ زلزلہ ہے نہ اور کچھ۔ کیونکہ اس میں زمین کی جنبش اور مکانوں کے منہدم ہونے کا بھی ذکر ہے....."

غرض بہت سی آیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت بالفاظ دیگر موجودہ نظام کے درہم برہم ہونے کا نام ہے۔ نہ یہ آسمان ہوگا نہ ہی یہ زمین۔ بلکہ ایک نئی دنیا ہوگی، جس کے متعلق فرمایا:۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراہیم ع ۱) جس دن کہ اس زمین کو غیر زمین میں بدل دیا جائے گا، اور آسمانوں کو بھی بدل دیا جائے گا اور سب لوگ خدائے واحد اور غالب کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے۔

لوگوں کی حالت اور خدا تعالیٰ کے حضور ان کا پیش ہونا

وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِيْنَ ۝ (نمل ع ۷) سب لوگ سخت انکسار اور ذلت کے ساتھ پیش ہوں گے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۝ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ (نمل ع)

حدیث شریف میں اس کا ذکر آیا ہے کہ جو لوگ گنہگار ہوں گے، وہ منہ کے بل چلتے آئیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تین طرح لوگ خدا کے حضور آئیں گے، ایک تو سوار ہوں گے، دوسرے پیدل اور تیسرے منہ کے بل۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جس طرح پاؤں پر چلنا ممکن ہے سر کے بل چلنا بھی ویسے ہی ممکن ہے۔ (مشکوٰۃ باب الحشر)

تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۸۸ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ سوار تو انبیاء ہوں گے اور پیدل چلنے والے مومن ہیں اور منہ کے بل گھسیٹے جانیوالے کافر ہیں۔ چونکہ آخرت میں ہر چیز اتحکاسی رنگ رکھیگی، اس لئے انکے وہ اعمال جن کو وہ دنیا میں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف نظریں رکھتے تھے، بلکہ سفلی اور ارضی اغراض پر انکی نظر ہوتی تھی، قیامت کے دن انپر اس رنگ میں متمثل ہوں گے کہ اوندھے منہ زمین پر چلیں گے....."

پھر فرمایا کہ وہ کس طریق پر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔ سورہ نوح ع ۲ میں فرمایا۔ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۔ وہ قبروں سے بھاگتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی، نہایت خوفزدہ ہوں گے اور چہروں پر سخت پریشانی ہوگی۔

پھر فرمایا۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۔ تمام بنی نوع انسان اور ملائکہ پورے آداب کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے، اور آداب اور خوف کی وجہ سے بالکل خاموش، بے حس و حرکت کھڑے ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، حضور نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے روز ننگے اٹھائے جائیں گے، اور وہ اسی طرح میدان حشر میں بھاگ رہے ہوں گے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! عورتیں بھی ہونگی مردوں کے ساتھ، اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت سخت پریشانی کا عالم ہوگا۔ (مشکوٰۃ باب الحشر)

قیامت کے روز خدا کا ظہور

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ حضرت ابن عبداللہ بن عمر رضی نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ روزِ محشر کو تمام آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لیگا، اور تمام زمینوں کو بائیں ہاتھ میں اکٹھا کرے گا اور فرمائیگا۔ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ؟ میں خدا تمام دنیا کا مالک و متصرف ہوں۔ میری حکومت سے سرکشی کرنے والے اور اپنے آپکو بڑا سمجھنے والے کدھر ہیں (یعنی انکو میرے پیش کرو)۔

میدانِ حشر

حضرت سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الحشر) لوگ قیامت کے دن ایسی سفید زمین پر اٹھائے جائیں گے جو روٹی کے قرص کی طرح ہوگی، کہ کسی قسم کا اسمیں نشان نہیں ہوگا۔

شفاعت۔ قیامت کے روز

اس بارے میں لمبی لمبی احادیث مروی ہیں، کہ قیامت کے روز تمام لوگ سخت پریشانی میں ہوں گے۔ اور انبیاء کی طرف بھاگے جائیں گے تاکہ وہ ان کی سفارش کریں۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک وہ سب انبیاء سے ملیں گے، اور سفارش کے لئے عرض کریں گے۔ مگر انبیاء خود نفسی نفسی کر رہے ہوں گے۔ بالآخر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور حضورؐ انکی سفارش فرمائیں گے۔"

گو اس حدیث کا مقصد اور مطلب تو کچھ اور بھی ہے مگر یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس دن يَوْمَ لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ (بقرہ ع ۶) کا منظر ہوگا۔ اور يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام مشاہدہ ہوگا۔ خواہ عامۃ الناس ہوں یا انبیاء۔ صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن شفاعت دراز ہوگا۔ کوئی باپ بیٹے کے لئے پریشان نہ ہوگا اور نہ کوئی بیٹا باپ کے لئے۔ سب اپنی اپنی پکار میں ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ

قیامت کی گھڑی

فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (لقمان ع ۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:۔

"اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ قیامت کی گھڑی معلوم نہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا نے قیامت کے بارے میں انسان کو کوئی اجمالی علم بھی نہیں دیا۔ ورنہ قیامت کے علامات بھی بیان کرنا ایک لغو کام ہو جاتا۔ کیونکہ جس چیز کو خدا تعالیٰ اس طرح پر مخفی رکھنا چاہتا ہے اس کے علامات بیان کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ایسی آیات سے مطلب یہ ہے کہ قیامت کی خاص گھڑی تو کسی کو معلوم نہیں۔ مگر خدا نے حمل کے دنوں کی طرح انسانوں کو اسقدر علم دیدیا ہے، کہ ساتویں ہزار کے گذرنے تک اس زمین کے باشندوں پر قیامت آجائیگی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ ہر ایک انسان کا بچہ پیٹ میں نو ماہ اور دس دن تک ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن تاہم اس کے پیدا ہونے کی گھڑی خاص معلوم نہیں۔ اسی طرح قیامت بھی سات ہزار برس تک آجائیگی۔ مگر اس کے آنے کی گھڑی خاص معلوم نہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہو کہ سات ہزار پورا ہونے کے بعد دو تین صدیاں بطور کسور کے زیادہ ہو جائیں، اور جو شمار میں نہیں آسکتیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۸، ۹۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حمامۃ البشریٰ صلا پر بھی یہی فرماتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی اچانک آئیگی۔ اور قرآن شریف کی اس آیت سے استدلال فرمایا ہے۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ اور وہ لوگ تجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کب بپا ہوگی؟ تو کہہ اس کا یقینی علم تو صرف میرے رب کو ہے۔ اور سوائے اس کے اور کوئی اس قیامت کو اس کے اپنے وقت پر ظاہر کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

قیامت کے روز ارواح کونسے جسم کے ساتھ اٹھیں گی؟

اس بحث کے متعلق بہت اختلاف کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صفحہ ۴۴ (چھوٹی تقطیع) پر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہے کسی خوشحالی کو پاسکتی ہے؟ ..... معقول طور پر اس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں ۔ ... پس جس حالت میں انسان اس مختصر زندگی کی ترقیات کو بغیر رفاقت جسم کے حاصل نہیں کر سکا تو کیونکر امید رکھیں کہ ان نامتناہی ترقیات کو جو ناپیدا کنار ہیں، بغیر رفاقت جسم کے خود بخود حاصل کرلے گا۔ سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے، گو مدت کے بعد یہ خاکی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے۔ مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔ وہ جسم اس جسم کی قسم سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسے اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے۔"

قیامت کے دن کی کیفیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہم عدالت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تخت رب العالمین کے قائل ہیں۔ لیکن جسمانی طور پر اس کا خاکہ نہیں کھینچتے، اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا ہے وہ سب کچھ ہوگا۔ لیکن ایسے پاک طور پر کہ جو خدا تعالیٰ کے تقدس اور اس کے تنزہ اور اس کی تمام صفات کاملہ کے منافی اور مغائر نہ ہو۔ بہشت تجلی گاہ حق ہے۔ یہ کیونکر کہہ سکیں کہ اس دن خدا تعالیٰ ایک مجسم شخص کی طرح بہشت سے باہر اپنا خیمہ یا یوں کہو اپنا تخت بچھوا دے گا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس دن بھی بہشتی بہشت میں ہونگے اور دوزخی دوزخ میں۔ لیکن رحم الٰہی کی تجلی عظمیٰ راستبازوں اور ایمانداروں پر ایک جدید طور سے لذات کاملہ کی بارش کرکے اور تمام سامان بہشتی زندگی کا جسمی اور جسمانی طور پر انکو دکھلا کر اس نئے طور کے دارالسلام میں انکو داخل کرے گی۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کی قہری تجلی ......" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷)۔

قیامت کا ثبوت

پیشتر اس کے کہ قیامت کے قائم ہونے کے لئے مختلف دلائل عرض کئے جائیں، مناسب ہے کہ پہلے منکرین قیامت کے بعض ضروری اعتراضات کو اپنے سامنے رکھ لیا جائے۔ تاکہ انکی تردید بھی ہو جائے، اور اس تردید کے مطابق ضروری دلائل بھی پیش کئے جائیں اور ساتھ ساتھ قیامت کے قائم ہونے کا ثبوت بھی پیش کیا جاسکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِفنائے عالم یعنی موجودہ نظامِ دنیا کے بالآخر فنا ہونے پر تو تقریباً تمام مذاہب اور تمام نظریوں کو اتفاق ہے، سوائے بغیر محسوس چند لوگوں کے۔ ہاں اگر اختلاف ہے یا سرے سے انکار ہے تو وہ حشرِ اجساد کے متعلق ہے۔ اس جہان کے فنا ہونے کا عقیدہ تو سب کے ہاں کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے لیکن حشرِ اجساد کے متعلق بعض کو اختلاف اور اعتراض ہے۔ قرآن شریف نے ان تمام اعتراضات کو لیا ہے جن میں سے صرف چند ایک کو پیش کر دینا کافی ہوگا۔

پہلے تو منکرینِ قیامت کے عقیدہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ (جاثیہ ع ۳) یہ دہریوں کا عقیدہ ہے کہ ہماری زندگی تو یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم سے بعض مر جاتے ہیں اور پھر انکی جگہ اور آجاتے ہیں۔ اور یہی زمانہ کی رفتار ہے۔ اور اسی طرح ہم مرجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور اس کے بعد قطعاً کچھ نہیں ہے۔ کوئی حشرِ اجساد اور کوئی جزا و سزا اور میزانِ اعمال نہ ہوگا۔

وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ (انعام ع ۳) انکا تو یہی عقیدہ ہے کہ یہ صرف اسی دنیا کی ہی زندگی ہے۔ اور اس کے بعد جب موت انکو اس دنیا سے منقطع کر دے گی تو پھر قطعاً کوئی دوبارہ زندہ ہونا نہیں ہے۔ موت کے بعد پھر کوئی دوبارہ زندگی قطعاً نہیں ہے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا (نباء ع ۱) وہ نہ تو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے نہ قیامت کے اور نہ میزانِ اعمال کے، اور نہ ہی جیسا کہ یہاں بیان ہوا ہے کسی جزا و سزا اور حساب کے ہی وہ قائل ہیں۔ کہ کیا ایسا بھی کبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ قطعاً کوئی ایسی امید نہیں رکھتے۔ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا (تغابن ع ۱)

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ان کا یہ عقیدہ کیوں ہے؟ اور کیا اعتراضات انکی طرف سے پیش ہوتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں وہ بزعم خود یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ کوئی حشر نہیں ہوگا، اور اعمال کا بدلہ نہیں ملیگا؟

وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ (السجدۃ ع ۱) الکثر ان کی طرف سے یہی اعتراض پیش ہوتا ہے کہ جب ہم ایک دفعہ مرنے کے بعد مٹی میں مل جائیں گے، ہمارا جسم باقی نہیں رہیگا۔ گوشت اور ہڈیاں بالکل گل جائیں گی اور مٹی میں ملجائیں گی، تو پھر ہم کس طرح دوبارہ پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے قیامت کے دن ہمیں اکٹھا کرنا تھا، تو ہمارے جسموں کو قائم رکھتا۔ تاکہ ہم اسکی طرف لوٹائے جاتے۔ مگر اب تو ہمارے جسم ہی باقی نہیں تو پھر ہم کیونکر خدا کے حضور دوبارہ زندہ ہو کر پیش کئے جا سکتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ○ (ق ع ۱) خدا تعالیٰ قادر مطلق اور خالق حقیقی کی قوتوں اور طاقتوں سے اسقدر منکر ہیں کہ وہ یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ جب وہ مرنیکے بعد مٹی ہو جائیں گے تو انکے یہ ظاہری جسم اور گوشت اور ہڈیاں فنا ہو جائیں گی، تو وہ کس طرح دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ وہ اس دوبارہ لوٹنے کو بالکل ناممکن اور بعید از قیاس گمان کرتے ہیں۔

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ○ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ○ (نازعات ع ۱) ان کے تمام اعتراضات صرف اس امر کے گرد گھومتے ہیں کہ جب یہ جسم اور ہڈیاں گل سڑ جائینگی۔ انکی شکل اور وجود باقی نہ رہے گا تو پھر یہ کس طرح ممکن ہوگا کہ دوبارہ اسی طرح پیدا کئے جائیں گے؟ عقل کے اندھوں کو یہ بات ناممکن معلوم ہوتی ہے کہ وہ جو انکو نیست محض سے ہست میں لے آیا، اس کیلئے کیا یہ ناممکن ہے۔

مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ (یٰس ع ۵) کون ان گلی سڑی ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ جو کہ بالکل ناممکن ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (النمل ع ۶) انہوں نے کہا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اور ہمارے آباء مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جائیں؟ یہاں آباء کو ساتھ اس لئے لیا ہے اور کہا کہ ہم نے تو کبھی بھی اپنے آباء میں سے کسی کو دوبارہ زندہ ہوتے نہیں دیکھا کبھی بھی تو کوئی مردہ دوبارہ زندہ ہوتے نہ دیکھا ہے نہ سُنا۔ تو پھر ساری مخلوق کا دوبارہ زندہ ہونا کس طرح ممکن ہے؟ جو ایک دفعہ مر گیا سو مر گیا، اس کے بعد قطعاً کچھ نہیں۔

چنانچہ قرآن شریف کے اولین مخاطب عرب اس حقیقت کو سمجھ ہی نہ سکتے تھے۔ اور ان اعتراضات کو اپنے اشعار میں بھی انہوں نے ذکر کیا ہے ؎

اَمَوْتٌ ثُمَّ بَعْثٌ ثُمَّ حَشْرٌ حَدِيْثُ خُرَافَةٍ يَّا اُمَّ عَمْرٍو
يُحَدِّثُنَا النَّبِيُّ بِاَنْ سَنَحْيٰى وَكَيْفَ حَيٰوةُ اَصْدَاءٍ وَّهَامٍ

اعتراضات کے جوابات

پہلے تو مجھے ان لوگوں کے غلط عقیدہ کا رد کرنا ہے۔ جو کہ سرے سے ہی افنائے عالم کے قائل نہیں۔ وہ لوگ جو اجتماعیات کے علم سے واقف ہیں انکو یہ معلوم ہے کہ افراد اور جماعت کے احوال میں ایک مخصوص مناسبت ہوتی ہے جس طرح ایک انسان نیست سے ہست میں آتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے بعض طبعی احکام کے ماتحت وہ اپنی صحت کو زیادہ تندرست بناتا ہے اور طاقتور ہوتا ہے۔ بچہ سے جوان اور پھر بوڑھا ہو جاتا ہے محنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشقت کرتا ہے۔ گناہ کرتا ہے اور نیکیاں بھی کرتا ہے۔ غرضیکہ پیدائش سے موت تک گوناگوں تغیرات میں سے گزرتا ہے کبھی وہ تندرست اور تنومند ہوتا ہے تو دوسرے وقت وہ سخت بیمار اور ضعیف ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک خاص عمر میں پہنچ کر اس کے قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ ان کا عمل سرد پڑتا چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک دن موت کی آہنی گرفت میں آجاتا ہے۔ بعینہٖ یہی حال قوموں اور جماعتوں کا ہے۔ ایک معمولی ابتداء ہوتی ہے، پھر آہستہ آہستہ عظیم الشان ترقیات کے دن آتے ہیں اور پھر کچھ دیر بعد تنزل کی منزلیں شروع ہو جاتی ہیں، اور ایک دن وہ قوم محض مُردہ بن کر رہ جاتی ہے تو جس طرح ایک فرد بڑھتا اور پھر مرجاتا ہے۔ قومیں بڑھتی ہیں۔ اعلیٰ ترین ترقیات کے بعد جسم بے جان ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے انسان سے جماعتیں، اور جماعتوں سے اقوام، اور اقوام سے حکومتیں اور سلطنتیں۔ اور پھر ان سے آگے مشرق و مغرب کے ممالک، اور پھر یہ ساری دنیا اور اس کا نظام۔ کیا اس کو ہم اس پر قیاس نہیں کر سکتے۔ ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ کس طرح یہ دنیا ترقی کر رہی ہے۔ آہستہ آہستہ اس کا ہر قدم اسے ترقی کی طرف لیجا رہا ہے۔ لیکن قیاس ہمیں یہ کہتا ہے کہ ایکدن اسی طرح جس طرح کہ ایک فرد، ایک جماعت، ایک قوم اور ایک حکومت ایک وقت کی ترقی کے بعد بالکل مٹ جاتی اور مرجاتی ہے۔ بعینہٖ یہ نظام بھی اپنی اعلیٰ ترین ترقیات کے بعد آخر ایک دن درہم برہم ہی ہو کر رہیگا۔ چنانچہ قرآن شریف اس کی تمثیل اور قیاس کو اس طرح پیش کرتا ہے:۔

اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۔ کس طرح قوم نوح، عاد اور ثمود تباہ ہو گئیں؟ ان کا علم خدا تعالیٰ کو ہی تھا، کہ یہ قومیں ہونگی اور پھر ان کا یہ انجام ہو گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ قیامت کس طرح اور کب برپا ہو گی۔ مگر اس تمثیل سے اسنے یہ بات تو بتا دی کہ جس طرح ان عظیم الشان قوموں کی تباہی ہوئی ہے، ایک دن ایسا بھی آسکتا ہے کہ تمام نظام الٹ دیا جائے، اور کوئی آسمان اور کوئی زمین باقی نہ رہے۔

اب لیجئے حشر اجساد جو اس پر جس قدر اعتراضات کئے گئے ہیں انکی تردید حسب ذیل عنوانات کے تحت میں کرتا ہوں، تاکہ اس غلط عقیدہ کی تردید کسی قدر وضاحت کے ساتھ ہو سکے۔ انشاء اللہ تم

عقلی دلائل

خدا تعالیٰ جو ہمہ صفات اور ہمہ قدرتوں کا مالک ہے اس کے لئے قطعاً یہ بعید نہیں ہو کہ وہ ایسا بھی کر سکے، یعنی موت کے بعد پھر حیات دے سکے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم اس کے بعض افعال سے معلوم اور محسوس ہوتا ہے۔ ہم اس کی صفات۔ اس کے دست تصرف کی نقل و

Digitized by Khilafat Library Rabwah
حرکت سے معلوم کرتے ہیں۔ اور پھر ایک عمل سے دوسرے عمل اور ایک صفت سے دوسری صفت کو قیاس کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۔ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (الروم ع ۵) خدا تعالیٰ نے یہاں ایک واضح عقلی دلیل دی ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ مردہ زمینوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہے۔ خزاں زدہ درختوں اور سبزوں کو بہاریں پھر سے ہرا بھرا کر دیتا ہے۔ گری ہوئی قوموں کو پھر سے زندہ کر دیتا ہے۔ تو بعینہٖ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ یہ امر بھی خدا تعالےٰ کی طاقت سے بعید نہیں ہے کہ وہ دوبارہ ہم انسانوں کو بھی زندہ کر سکے۔ پھر فرمایا:۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۔ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۔ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۔ (روم ع ۶) فرمایا کہ جس انسان کی دوبارہ پیدائش کے لئے تمہیں یقین نہیں آتا، بھلا اس کی ابتدا کیا تھی اور پھر وہ کیا بن گیا۔ اور قوت اور ترقی کے بعد پھر ضعف اور بڑھاپا کس طرح اس پر غالب آگیا۔ اور پھر کیا جس طرح ضعف دوبارہ آگیا۔ پھر دوبارہ اس کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسمیں مشکل ہی کونسی ہے؟ ان آیات کے معاً ساتھ ہی قیامت کا ذکر فرمایا:۔

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۔ اور جس دن قیامت بپا ہوگی تو اس دن گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے یہ جرم نہ کئے تھے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الانذار صا پر قیامت کے متعلق بعض عقلی دلائل پیش فرماتے ہیں۔ فرمایا:۔

"اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ انسان، حیوان، چرند، پرند، زمین آسمان اور جو کچھ زمین آسمان میں ہے، کسی چیز کا نام و نشان نہ تھا۔ صرف خدا ہی تھا۔ یہ اسلام کا عقیدہ ہے وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْئًا یعنی خدا کے ساتھ کوئی اور چیز نہ تھی۔ ہم کو اسنے قرآن اور حدیث کے ذریعہ خبر دی ہے کہ ایک زمانہ اور بھی آنیوالا ہے جبکہ خدا کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔۔۔۔۔ یہ سنت اللہ اور عادت اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے سمجھانے کے لئے تین طریق اختیار فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو عقل دی ہے کہ اگر وہ اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا بھی کام لے اور غور کرے، تو یہ امر نہایت صفائی سے ذہن میں آسکتا ہے کہ انسان کی مختصر سی زندگی دو عدملوں کے درمیان واقع ہے۔ کبھی بھی ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہ سکتی۔ دوسری دلیل اس زمانہ کے وجود پر یہ ہے کہ جس طرح پر کھیت میں سبزہ نکلتا ہے جو خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر پھر ایک زمانہ اس پر آتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ زرد ہو کر خشک ہونے لگتا ہے۔ اور پھر اس پر بھی دوسری حالت آتی ہے کہ وہ گرنے لگتا ہے......"

دُنیا کی پیدائش کا مقصد

انسان بیکار اور بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔ چنانچہ فرمایا۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۔ (مومنون ع) کیا تم نے گمان کیا کہ ہم نے بلا غرض اور بیفائدہ تم کو پیدا کیا اور تم ہماری طرف نہ لوٹائے جاؤ گے؟

اگر بقول معترضین یہ مانا جائے کہ اس جسمانی موت کے بعد اس کی زندگی ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جاتی ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ انسانی پیدائش کی پھر کوئی غرض مقصود نہ تھی۔ ایک انسان کا اس دنیا میں چند دن رہنا، چند نیکیاں اور کچھ بدیاں کر کے رخصت ہو جانا، خدائے علیم و حکیم کی طرف ایک عبث فعل منسوب کرتا ہے۔ اسقدر عظیم الشان نظام بغیر کسی مقصد کے کھڑا کرنا اپنے اندر ایک عظیم الشان مقصد کو چاہتا ہے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو اچانک یونہی چھوڑ دیا جائیگا؟ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ اگر انسانی اعمال کا مواخذہ اور جزا و سزا نہ ہو تو خیر و شر اور نیکی و بدی کا فطری امتیاز لغو اور انسانی زندگی تمام تر بے مقصود اور اس کے تمام کام بغیر کسی نتیجہ کے رہ جائیں گے، اور خدا تعالیٰ کی طرف یہ منسوب کرنا انتہائی بیباکی اور سخت گستاخی ہے۔

انسانی تفاوت اعمال کا تقاضا

انسانی طبائع میں اسقدر فرق ہے کہ کوئی ایک دوسرے سے نہیں ملتی جس کے نتیجہ میں ہر ایک کی عقل، دانش، ذوق، ارادہ اور طریق کار۔ رفتار، گفتار مختلف ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں ہر انسان کا عمل ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ کوئی نیک ہے تو کوئی بد۔ کوئی زیادہ نیک ہے تو کوئی کم نیک۔ کوئی زیادہ بد اور گنہ گار ہے تو کوئی کم جسقدر انسان آجتک پیدا ہوئے ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے۔ ہر ایک کی درج اعمال بالکل مختلف ہے۔ اگر یہی درست ہے، اور حقیقت بھی یہی ہے۔ ہم خود اس کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ضروری ہے کہ اس تنوع اعمال کا کچھ مزید تقاضا ہو۔ اور انسانی زندگی صرف اسی پر غیر مکمل طور پر ختم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہو جائے بلکہ ضروری ہے کہ اعمال کے مطابق خدا تعالیٰ کا ان سے واضح سلوک نظر آئے۔ چنانچہ اس امر کے مدنظر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۔ (یونس ع ۱) صرف اُس خدا ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے۔ یہ وعدہ ہے اللہ کا جو ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اسی نے مخلوق کو پیدا کیا، پھر اس کو اپنی طرف لوٹائیگا، تاکہ ایمانداروں کو اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے مگر۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے گرم پانی سے پینا ہوگا اور بسبب اس کے کہ وہ کفر کرتے تھے ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے خود قیامت کے ثبوت میں اسی دلیل کو پیش کیا ہے کہ چونکہ انسانی اعمال میں تنوع اور تفاوت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسانی زندگی کو اسی دنیا پر ہی ختم نہ کر دیا جائے بلکہ تمام انسانوں کا ایکدن میری طرف لوٹنا ضروری ہے تا کہ انسان کے اعمال کے مطابق انکو بدلہ دیا جائے۔ وگرنہ مومن اور کافر اگر بغیر کسی جزا اور سزا کے جو اس کے اعمال کے نتیجہ میں ضروری ہے، چھوڑ دیا جائے تو یہ ثابت ہوگا، کہ کائنات عالم کا معرض وجود میں لانا کسی حکمت کی بناء پر نہ تھا بلکہ محض ایک کھیل تھا اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں تھا۔

مسلمانوں کی عظیم الشان ترقی اور بعث بعد الموت پر ایک واضح دلیل

اگر مسلمانوں کی محض ترقی کو لیا جائے تو وہ بعث بعد الموت پر کوئی دلیل نہیں بن سکتی۔ مگر مسلمانوں کی ہی ترقی کو اگر خدا تعالیٰ کی بشارت اور وعدہ کے مطابق اس کا ظہور قرار دیا جائے تو یہی امر موت کے بعد کی زندگی پر ایک پختہ دلیل کا کام دے سکتی ہے منکرین قیامت کا یہ اعتراض تھا کہ انسانی جسم جب ایکدفعہ ہلاک ہو جائے تو پھر اس کا دوبارہ لوٹنا محال ہے۔ کیا ہم ایکدفعہ مرنے کے بعد جب مٹی کے ساتھ مل جائیں گے تو پھر ہمارا خلق جدید میں آنا ناممکن محض ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ ۔ (بنی اسرائیل ع ۱۱) "ان کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کر سکتا ہے کیونکہ یہ صرف وعدہ ہی ہوتا ہے جس کے پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا پس جواب میں یہ فرمایا کہ تم اس پر یقین رکھتے ہو کہ تم کو ہلاک کر کے خدا تعالیٰ تمہاری شان و شوکت کسی دوسری قوم کو دیدے۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ کفار اس بات پر کبھی یقین نہ کریں گے، بلکہ بڑی شدت سے اس کا انکار کریں گے۔ پس یہی دلیل ہم ان کے سامنے بعث بعد الموت کی پیش کرتے ہیں کہ قرآن کریم جو بعث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَٰبُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ (بقرہ ع ۳۰ پ ۲) تم پر کوئی گناہ نہیں اگر عدت کے ایام میں تم عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں یہ امر چھپائے رکھو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم انہیں جلد ہی یاد کرو گے، لیکن پوشیدہ طور پر ان سے وعدے مت لو۔ ہاں دستور کے مطابق ان سے بات کہہ سکتے ہو۔ اور نکاح کا پختہ ارادہ اس وقت تک نہ کرو جبتک کہ عورت عدت نہیں گذار لیتی۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلی ارادوں کو جانتا ہے پس اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی مغفرت کرنے والا اور بہت ہی بردبار ہے

(مسئلہ) احرام کی حالت میں بھی نکاح کرنا منع ہے۔

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطِبُ (رواہ مالک فی الموطا) حضرت عثمان رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ احرام والا نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ دوسرے کا نکاح کرا سکتا ہے، اور نہ ہی نکاح کا پیغام دینے کا اسے حق ہے۔

إِنَّ طَرِيفًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهُ (موطا مالک)۔

طریف نے احرام کی حالت میں عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمر رض نے اس نکاح کو رد کر دیا۔

ایلاء کا بیان

ایلاء کے معنے کوتاہی کے ہیں۔ اور ایلاء وہ قسم ہے جسکی غرض کسی حق کی ادائگی میں کوتاہی کرنا ہو۔ اصطلاح شریعت میں ایلاء یہ ہے کہ مرد قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤں گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر چار مہینے کے اندر اندر اس نے اپنی قسم توڑ ڈالی تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا، اور جب چار مہینے گذر گئے اور مرد نے رجوع نہ کیا، تو اس وقت اس کی طرف سے عزم طلاق سمجھا جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے:۔

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَٰقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (بقرہ ع پ ۲) جو لوگ اپنی بیویوں سے جدا ہونے کے لئے قسم کھا لیتے ہیں وہ طلاق دینے میں جلدی نہ کریں، بلکہ چار مہینے انتظار کریں۔ سو اگر وہ اس عرصہ میں اپنے ارادے سے باز آ جاویں۔ پس خدا کو غفور و رحیم پائیں گے۔ اگر طلاق دینے پر پختہ ارادہ کر لیں سو یاد رکھیں کہ خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ یعنی اگر وہ عورت جس کو طلاق دی گئی، خدا کے علم میں مظلوم ہو پھر وہ بد دعا کرے، تو خدا تعالیٰ اس کی بد دعا کو سن لے گا۔[1]

[1] حاشیہ بر صفحہ ۴۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد الموت کی خبر دیتا ہے۔ اس نے یہ خبر بھی دی ہے کہ دشمنان اسلام کی حکومت مٹا دیجائے گی، اور انکی جگہ مسلمانوں کو دیدی جائے گی۔ اگر یہ بات پوری ہو جائے تو انکو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دوسری بات بھی عالم الغیب اور قادر خدا کی طرف سے ہے۔ یہ بات کس شان سے پوری ہوئی؟ عرب، ایران، روم، مصر، چند سالوں میں یکے بعد دیگرے اسلامی عرب کی تاب نہ لاکر سرنگوں ہو گئے۔ اور فاقہ کش مزدور دنیا کے بادشاہ بن گئے۔ اس حشر کا پیدا کرنے والا کیا دوسرے حشر سے عاجز ہو سکتا ہے؟ بعث بعد الموت کو عجیب سمجھنے والے وقوع سے پہلے کیا اس خبر کو بھی ویسا ہی عجیب نہ سمجھتے تھے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۸۸۹ و ۸۹۰)

مختلف قوموں پر شدید عذاب کا نازل ہونا

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (نمل ع ۶) اس آیت میں ان تمام اقوام اور افراد کا ذکر کر دیا کہ جنہوں نے نبیوں کو جھٹلایا، اور انپر خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا۔ اور وہ رہتی دنیا تک کے لئے نشانِ عبرت بن گئے۔ اس آیت سے قبل ہی منکرین کا اعتراض تھا۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ (نمل ع ۶) اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں اس امر کو پیش کیا ہے، کہ اگر خدا تعالیٰ ان قوموں کو تباہ و برباد کر سکتا ہے، تو یقیناً وہ تمام روئے زمین کے رہنے والوں کو بھی بالکل نیست کر سکتا ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن کے عذاب کی تمثیل میں ان مختلف عذابوں کو پیش کیا۔ اور فرمایا کہ بعینہٖ اسی طرح خدا تعالیٰ ایک عالمگیر ہلاکت کو بھی ڈال سکتا ہے۔

پھر قیامت کا ذکر فرمانے کے معًا بعد فرمایا۔ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۰ (سجدہ ع ۳) اس آیت میں وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا کہ جس طرح اس سے قبل ہم نے کئی بستیوں کو تہ و بالا کر دیا۔ ہم بالکل اسی طرح اس امر پر بھی قادر ہیں کہ ساری دنیا کو تہ و بالا کر دیں۔

پس قوموں اور بستیوں کی ہلاکت اور عذابوں پر یہ بات قیاس کیجا سکتی ہے کہ یہ نظام بھی ایک دن ضرور فنا ہوگا۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ نے ان عذابوں کی پیشگوئی کی تھی۔ اور وہ اسمیں سچا نکلا، یعنی یہاں بھی جیسا کہ فرمایا ہے کہ اس اس طرح قیامت ہوگی تو پھر اس کے ماننے میں کیا روک ہے کہ واقعی ایک دن قیامت قائم ہوگی۔ اور لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

پھر سورۂ ق ع ۱ میں بعض قوموں اور بستیوں کے نام شمار کر کے بتایا کہ جب ہم ان پر عذاب نازل کر کے ہلاک کر سکتے ہیں تو پھر کیا ہم قیامت کے برپا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتے؟ اور یہ کہ ہم دوبارہ ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ کردیں۔ عاد و ثمود جو کبھی بنو سام کے ممالک عراق، شام، مصر، عرب پر حکمران تھے، انکو ہلاک کیا گیا۔ پھر سبا، تبع، فرعون کی سلطنت، قوم مدین کو زمین کس طرح نگل گئی۔ اسی طرح بڑی بڑی قومیں جنکو انتہائی عروج کبھی حاصل تھا، مثلاً بابل، اسیری، اکادی اور مصری قومیں ہزارہا سال سے بے نشان ہیں۔ یونان و روم جو دنیا کے کبھی تنہا مالک تھے، ان کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ اگر خدا یہ سب کچھ کرسکتا تھا تو پھر اس کے کس ارادہ میں کونسی روک ہوسکتی ہے؟ وہ یقیناً یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ہ (ابراہیم ع۷) کے ماتحت ان قوموں کی طرح اس دنیا کو بالکل تباہ و برباد کرکے نئی دنیا اس کی جگہ قائم کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الانذار صلا میں فرمایا:-

"ایک اور دلیل خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے پیش کی ہے۔ وہ انبیاء علیہم السلام کے قہری معجزات جن سے ایک ایک وقت میں دنیا کے تختے الٹ گئے، اور خلقت کا نام و نشان تک قریباً مٹ گیا۔ انسان خدا تعالیٰ کے قہری ہاتھ میں ہے جب چاہے نابود کردے۔"

اگر خدا پہلے خالق تھا تو آیندہ بھی خالق ہوسکتا ہے

کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ہ (الاعراف ع۳) کیا مختصر سا جواب دیا ہے، کہ جس طرح خدا تعالیٰ پہلے حیات کا یہ تمام کارخانہ نیست سے ہست اور عدم سے وجود میں لایا۔ تو پھر جس نے پہلے بغیر کسی سابق مثال کے اس کارخانہ کو پیدا کیا وہ کیا دوبارہ اس کو پیدا نہیں کرسکیگا۔ نقش اول کے بنانے کی قدرت رکھنے والا یقیناً نقش ثانی کو بھی بنا سکتا ہے۔

اَللّٰہُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ہ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ہ (روم ع۱) اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور پھر اسے لوٹائیگا، پھر تم صرف اسی کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے۔ اور جس دن قیامت بپا ہوگی۔ اس دن گنہگار لوگ (اپنی بداعمالیوں کے باعث ہر خیر و برکت سے) ناامید ہوں گے۔

وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ ط وَلَہُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ہ (روم ع۳) وہی ذات پاک ہے جو مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور پھر اسے لوٹاتا ہے۔ اور اس پر ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے۔ اور اس کے لئے آسمانوں اور زمین میں اعلیٰ نمونہ اور مثال ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَمَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط (لقمان ع ۳) اور نہیں تمہارا پیدا ہونا اور دوبارہ زندہ ہونا، مگر ایسے ہی جیسے ایک جان کا معاملہ۔

سورۃ السجدۃ کے ابتداء میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس تمام کارخانۂ عالم کو پیدا کیا۔ اس کی تفصیلات بیان کرنیکے بعد فرمایا۔ اَلَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ (سجدہ ع ۱) جس نے اچھی طرح بنایا ہر شے کو۔ اس نے پیدا کیا اسے اور انسان کو مٹی سے پیدا کرنا شروع کیا۔ پھر اس نے اس کی اولاد حقیر و ذلیل پانی کے خلاصہ سے بنائی۔ پھر اس نے اسکو ٹھیک ٹھاک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی، اور تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے۔ مگر جو تم شکر ادا کرتے ہو وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ جب ہم زمین میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم ایک نئی پیدائش میں ہوں گے؟ (ایسا تو ضرور ہوگا مگر وہ اس وقت اس لئے نہیں مان سکتے کہ) وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ تو انکو کہدے کہ وہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تم کو وفات دیگا پھر تم اپنے رب کیطرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (انعام ع ۹)۔ اللہ وہی ذات پاک ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ضرورت حقہ کے ماتحت پیدا کیا۔ اور جس دن وہ کہتا ہے کہ یوں بات ہوجائے تو وہ ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ بات اسی کی سچ ہے۔ اور جس دن بگل پھونکا جائیگا، اس دن بھی اسی کی حکومت ہوگی۔ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہری امور کو اور وہی حکمت والا باخبر ہے۔

اس آیت میں واضح طور فرمایا کہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ جو اس قدر طاقتوں کا مالک ہے قیامت کے روز اسی کی حکومت ہوگی۔ یعنی وہ اس پر بھی قادر ہوگا کہ جس نے اس نیا کو پیدا کیا، اور اس کے نظام کو ایک وقت تک حسب مصلحت قائم رکھا وہ یقیناً اس نظام کے اٹھانے کے بعد ایک نئی طرز پر اور بالکل نئے طریق پر ایک اور نظام کو کھڑا کرسکتا ہے۔ وہ اس امر پر بھی یقیناً قادر ہے کہ وہ ان تمام مُردوں کو پھر سے زندہ کردے اور پھر ان کے اعمال کے مطابق جزا سزا دے، اور پھر اس کے نتیجہ میں ایک نئی دنیا پیدا کرے اور ایک عالم وجود میں لے آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ الواقعہ کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ وہ یقیناً پوری قدرت رکھتا ہے خلق جدید کی ۔ اور اس کے لئے ایسا کرنا بالکل مشکل نہیں ہے۔ منکرین کا اعتراض پیش کیا اور پھر اس کا جواب مفصل طور پر بیان فرمایا :- وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ۝ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۝ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۝ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۝ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝ (واقعہ ع ۲) اور وہ کہا کرتے تھے کہ کیا جب مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے یا کیا ہمارے پہلے بزرگ بھی اٹھائے جائیں گے ؟ تو کہہ ہاں یقیناً سب پہلے اور پچھلے لوگ ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک مقرر دن کی تاریخ پر ۔ پھر تم اے گمراہو اور جھٹلانے والو ! تھوہر کے درخت کو کھانے والے ہو بس اس سے پیٹ کو بھرنیوالے ہو ۔ اس کے بعد پھر گرم پانی پینے والے ہو اور پھر تم پیاسے اونٹوں کی طرح پانی پینے والے ہو ۔ اے نبی ! جزا کے دن ان لوگوں کی یہ مہمانی ہوگی ۔ ہم نے تم کو پیدا کیا تو پھر تم اس بعث بعد الموت کے خیال کو سچا کیوں نہیں سمجھتے ۔ اس کے متعلق تو بتاؤ جو تم منی ڈالتے ہو تو کیا اسکو تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں ۔ ہم نے تمہارے درمیان موت مقرر کر رکھی ہے اور ہم اس بات سے عاجز آنیوالے نہیں کہ ہم بدلکر لا دیں تمہاری مانند اور پیدا کریں تم کو ایسی مخلوق میں جسکو تم نہیں جانتے ۔ اور یقیناً تم نے پہلی پیدائش جان لی تھی تو پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟ بھلا بتاؤ تو یہی جو تم بوتے ہو کیا اسکو تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں ۔ اگر ہم چاہتے تو اسے ریزہ ریزہ کر دیتے اور پھر تم باتیں کرتے رہجاتے کہ ہم تو محصول میں دبے گئے ہیں بلکہ ہم تو محروم ہی ہو گئے ۔ پھر بتلاؤ تو یہی کہ پانی جو تم پیتے ہو کیا اسے بادلوں سے تم نے اتارا ہے یا ہم اتارنیوالے ہیں ۔ اگر ہم چاہتے تو اسے کڑوا اور بدبودار بنا دیتے پس تم کیوں شکر نہیں کرتے (کہ ہم نے اسے ایسا نہیں بنایا) پھر یہ تو بتاؤ کہ آگ جسے تم جلاتے ہو کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو یا ہم پیدا کرنیوالے ہیں (غرض یہ ہے کہ) ہم نے ہی اسے مسافروں کیلئے نصیحت اور فائدہ کا موجب بنایا ہے۔

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ؕ اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ۙ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۙ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ؕ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی ۠ کیا انسان گمان کرتا ہے کہ وہ بے فائدہ و بلا غرض چھوڑا جائیگا؟ کیا وہ اس منی کا جو (عورت کے رحم میں) ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟ پھر اس کے بعد خون کا لوتھڑا بنا، پھر خدا نے اس کا (ایک خاص شکل میں) اندازہ کیا پھر اسے درست کیا پھر اس سے ایک جوڑا بنایا (یعنی نر اور مادہ) کیا (ان کاموں کو کر سکنے والی ذات) اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے؟

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ (بنی اسرائیل ع۱۱)

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ؕ اگر تم کو بعث بعد الموت میں شک ہے تو (اس بات پر تو غور کرو کہ) ہم نے تمکو مٹی سے پیدا کیا تھا۔

منکرین قیامت اور بعث بعد الموت یہی اعتراض پیش کرتے تھے کہ جب ہم مٹی میں ملجائیں گے تو پھر دوبارہ کس طرح پیدا کئے جائیں گے؟ فرمایا کہ اگر تمہیں یہی جسم بھی دینا ہو تو آیا تم کو معلوم نہیں کہ تمہیں پہلے بھی تو مٹی ہی سے پیدا کیا تھا، اب پھر کونسی مشکل بات ہے۔

قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ۞ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وہ منکر قیامت کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو جبکہ وہ پرانی ہو کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جائینگی کون زندہ کریگا؟ تو اسے جواب دے کہ وہی ذات زندہ کریگی جس نے کہ اول بار پیدا کیا۔

آیات مندرجہ بالا کسی مزید وضاحت کو نہیں چاہتیں کس طرح واضح طور پر فرمایا کہ وہ خدا جو ہر قسم کی مخلوق پیدا کر سکتا ہے، وہ جو کہ بغیر کسی پہلے نقوش اور مثال کے جس طرح چاہے پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کیا دوبارہ پہلے پیدا کردہ چیزوں کا پیدا کرنا مشکل ہے۔ قرآن کریم میں جا بجا کثرت سے ایسی آیات ملتی ہیں جن میں زمین، آسمان، پانی، زمین کی گوناگوں قسم کی نعماء۔ آسمان اور اسمیں ستاروں، سورج، چاند اور اسقدر وسیع سمندر وغیرہ پیدا کرنے کا ذکر فرمایا۔ اور ہر ایک عظیم الشان ثبوت اس امر کا دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے یہ کس طرح بعید ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے مرنے کے بعد ہم کو پھر زندہ نہ کر سکے گا

ہر ابتداء کیلئے انتہاء کا ہونا ضروری ہے

خدا تعالیٰ نے نسل انسان کی ابتداء کسقدر عظیم الشان طور پر کی۔ انسان کے لئے کیا کچھ پیدا نہیں کیا۔ ایک وسیع کارخانہ عالم کو صرف اس انسان کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر کیا اسقدر عظیم الشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتداء کی کوئی انتہاء نہو گی؟ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہر حقیر ترین ابتداء اپنے پیچھے ایک انتہاء رکھتی ہے۔ ایک انجام اس کے بعد آنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر حرکت و سکون ایک نتیجہ چاہتی ہے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جب ابتداء اسقدر عظیم الشان ہو مگر اس کی انتہاء کوئی نہو۔ کیا خدا تعالیٰ کا یہ فعل محض عبث نہیں ٹھیرتا؟ نعوذ باللہ من ذلک۔ اس عظیم الشان ابتداء کی انتہاء بھی یقیناً ویسی ہی عظیم الشان ضروری ہے، اور وہ قیامت ہے جبکہ انسانی اعمال کا میزان ہوگا، اور اس کے نتیجہ میں حسب اعمال ہر انسان کو جزاء و سزا ملے گی، اور اس طرح انسانی زندگی ایک نئے عالم اور نئے دور میں منتقل ہو جائے گی۔

ضرورتِ قیامت

انسانی اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ذاتی جو ہر انسان کی اپنی زندگی کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جس کی جزا یا سزا ایک حد تک انسان کو ساتھ ساتھ ہی ملتی رہتی ہے۔ مگر ایک اجتماعی اعمال ہوتے ہیں جو مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔ دوسری قسم کے اعمال کا زمانہ کبھی مختصر، کبھی ممتد اور کبھی بہت ہی لمبا ہوتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے اعمال کی جزا سزا جبتک اسکا خاتمہ نہ ہو صحیح طور پر اور مکمل طور پر میزان نہیں ہو سکتی۔ اگر انسانی زندگی یہاں پر مرنے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے، تو پھر ان دوسری قسم کے اعمال کی جزا سزا کب اس انسان کو مل سکیگی۔ پس اس کے لئے قیامت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ وگرنہ یہ تمام نظام نامکمل رہجاتا ہے۔ اور ایک ایسی کمی کا موجب ہوتا ہے کہ جس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر قیامت کو مانا جائے تو یہ نظام دنیا ایک مکمل صورت میں ہمیں نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس تمام فعل کا ایک مقصد ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ پس قیامت کی ضرورت ظاہر و باہر ہے کہ جس کے بغیر یہ کارخانہ کائنات نامکمل اور عبث محض رہ جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)۔

ایمان بالآخرۃ کا فائدہ

کسی شے کا عظیم الشان فائدہ اور ایسا فائدہ کہ جس کو چھوڑا نہ جا سکے۔ وہ بھی اس شے کے ہونے پر پختہ دلیل کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں متعدد آیات موجود ہیں جن میں اس مضمون کو وضاحت کے ساتھ ادا کیا ہے، جگہ کی تنگی کے باعث انکا ذکر نہیں کیا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے۔ کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے...... آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ پاک ہیں ؎

مرد آخر بہیں مبارک بندہ ایست" (ملفوظات صلـ۲۳۱)

پھر فرمایا۔ "اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈالتا ہے، اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔" (ملفوظات صـ۱۵)

قیامت سے خدا کا عادل ہونا ثابت ہے

اس آخری دلیل پر مجھے اپنے موضوع کو ختم کرنا ہے قیامت کے انکار سے یہ لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ خدا ظالم اور غیر منصف ہے، سورۃ روم رکوع ۲ کے ابتداء میں فرمایا۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ اور جس دن قیامت بپا ہوگی تو اس دن لوگ فرقہ فرقہ ہو جائیں گے۔ پس وہ لوگ جو ایماندار تھے اور کام بھی ایمان کے مطابق کئے تو وہ تو جنت میں خوش کئے جائیں گے مگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو اور آخرۃ کی ملاقات کو جھٹلایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

اگر اچھے برے انسانوں کی جزا سزا نہ ہو تو دونوں کا درجہ برابر ہو جائے۔ اور نیکی اور بدی، گناہ و ثواب کے کوئی معنے ہی نہ رہیں بلکہ نعوذ باللہ خدا ظالم اور غیر منصف قرار پائے۔ بیشک اس دنیا میں بھی انسان کو اپنے اعمال کی کچھ نہ کچھ جزا ملتی ہے مگر تاہم یہ صاف نظر آتا ہے کہ بہت سے بدکار، گنہ گار اور ظالم یہاں آرام اور چین کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور بہت سے نیکوکار اور پرہیزگار مصیبتیں اور تکلیفیں جھیلتے ہیں اس لئے موجودہ زندگی یقیناً انسانی اعمال کی جزا سزا کی اصلی جگہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے دوسری زندگی کا ماننا ضروری ہے، جہاں ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ مل سکے۔ دنیاوی حکومتیں اور ان کے حاکم تو مجرموں کو سزائیں دیں مگر خدا تعالے جو علیم و خبیر خدا ہے وہ اتنی قدرت نہ رکھے کہ گنہ گاروں کو سزا اور نیکوں کو جزا دے سکے۔ ضروری ہے کہ وہ عالم الغیب ہستی اپنے صحیح علم کے مطابق لوگوں کو جزا سزا دے کر اپنے عدل و انصاف کا ثبوت دے۔ سورۃ والتین میں اس طرح اشارہ فرمایا ہے۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام بھی ایمان کے مطابق کئے تو ان کو ان کے کاموں کی ایسی اجرت ملیگی جو کبھی ختم نہ ہوگی پس تجھے آج کے بعد دین کے بارے میں کوئی (عقل مند) نہیں جھٹلائیگا۔ کیا اللہ تعالیٰ تمام مضبوط فیصلہ کرنے والوں سے بھی زیادہ پختہ فیصلہ کرنے والا نہیں؟ (کیوں نہیں، ضرور ہے)۔ چنانچہ منکرین کے تمام اعتراضات کا بطلان واضح ہو کہ خدائے قادر مطلق جس طرح چاہے نئی سے نئی مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِ الْمَوْتٰى، یقیناً یقیناً وہ سب قدرتوں کا مالک ہے اور اس کیلئے کوئی مشکل نہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۹۰۴ منکہ عبداللہ ولد [illegible] قوم راجپوت پیشہ چوبہی تیار کرنا۔ عمر ۶۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن مرلی ڈاکخانہ کھلودہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان مبلغ پانچسو روپیہ کا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کروں تو اس کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بحق کارپرداز دیتا رہونگا۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرے دو لڑکے فوج میں ملازم ہیں۔ میرا گزارہ ان پر ہے۔ میرے گزارہ کے لئے جو ہم کو وہ دیتے ہیں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ دیتا رہوں گا۔ العبد۔ عبداللہ ولد [illegible] نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فضل دین بقلم خود گکھانوالی۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی گکھانوالی۔

نمبر ۶۹۰۳ منکہ عطاء الرحمٰن ولد قاضی عظیم اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے والدین زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بصورت ملازمت ڈاکٹری مبلغ ۹۴/- روپے ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ غیر معیّن آمد پرائیویٹ پریکٹس سے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ اور اگر ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں تو اس قدر رقم اسکی قیمت سے منہا کر دیجائے اور ایسی سب جائداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عطاء الرحمٰن بقلم خود سب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال کوئٹہ بلوچستان۔ گواہ شد بقلم خود مرزا محمد صادق گواہ شد۔ کریم بخش امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد عبدالکریم ٹیلر ماسٹر بقلم خود۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۷۱۶ ۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ اللہ بخش عمر ۵۳ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن رعیہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ۔ جو مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے ۔ اپنے خاوند کو برضا و رغبت دے چکی ہوں انہوں نے اپنی ضروریات میں خرچ کر لیا ہے ۔ اس کے معاوضہ میں انہوں نے ایک مشین سنگر سیکنڈ ہینڈ بقیمت -/۶۵ روپے لے دی ۔ اس وقت مشین کی قیمت بوجہ گرانی اور زیادہ پرانی ہونیکے مبلغ -/۸۰ روپے ہے ۔ گاہے بگاہے سلائی کا کام بھی ہو جاتا ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ سلائی کی آمدنی کا حساب باقاعدہ رکھکر ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی ۔ رقم ہذا اپنی زندگی میں ادا کر دونگی ۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی وبس ۔ الراقمہ ۔ غلام فاطمہ ۔ گواہ شد ۔ روشن دین مجاہد واقف زندگی ۔ گواہ شد ۔ اللہ بخش خاوند موصیہ ضلع امرتسر ۔

نمبر ۶۸۹۰ ۔ منکہ الہ دین عرف اللہ دوالی ولد اللہ بیلی قوم قریشی پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۷ء ساکن بھموبھٹی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ عالیجاہا ! السلام علیکم ۔ اس وقت میری جائیداد بحیثیت زمین کوئی نہیں ہے ۔ البتہ ایک گھوڑی اور اسکی بچی خچر ہے ۔ دونوں کی قیمت -/۱۲۰ روپے ہے ۔ اس وقت میری ماہوار آمد مستقل نہیں ہے جس قدر آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا ۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ مؤرخہ ۲۵ ۶/۴۳ ۔ گھوڑی اور خچر کی قیمت -/۱۲۰ روپے ہے ۔ العبد ۔ نشان انگوٹھا الہ دین ۔ گواہ شد ۔ نور احمد پٹواری موصی بقلم خود ۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی بقلم خود

نمبر ۶۸۹۱ ۔ منکہ اللہ رکھی بنت غلام حیدر قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اس وقت جائداد ایک عدد مشین سلائی سنگر قیمتی -/۶۰ روپے اور قریباً -/۵ روپے ماہوار میں اس سے کما لیتی ہوں جس کے ۱/۱۰ آمد کی بھی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر میری آمد یا کوئی اور جائداد اسکے علاوہ بھی ہو جائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان خزانہ میں داخل کر دونگی ۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی علاوہ اسکے جائداد اور ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ الراقمہ ۔ اللہ رکھی بنت غلام حیدر ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد۔ عبدالرحیم دیانت سوڈا واٹر فیکٹری قادیان۔ گواہ شد۔ مرزا عبداللطیف بقلم خود درزی خانہ۔

نمبر ۶۸۸۱ منکہ صفیہ بیگم زوجہ قاضی محمد منیر صاحب قوم دت راجپوت عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) انگوٹھی سونی ایک تولہ سونا۔ (۲) کانٹا و انگوٹھی ½ تولہ سونا۔ کل ½۱ تولہ سونا قیمت -/۱۰۵ روپے۔ (۳) پازیب دس تولہ چاندی۔ (۴)، گلے کا ہار ۵ تولہ۔ (۵) نفیسیاں ۲ تولہ۔ کل چاندی ۱۷ تولہ قیمت -/۲/۱۹۔ (۶) حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰ روپے۔ کل -/۲/۸۲۴ روپے۔ میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ صفیہ بیگم محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد۔ قاضی محمد منیر موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا گکھانوالی۔

نمبر ۶۸۲۴ منکہ برکت بی بی۔ بیوہ چوہدری سردار خاں صاحب مرحوم عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۴ء ساکن رسول پور بھیلیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ جو میرا مہر تھا وہ اپنی خانہ داری ضرورتوں میں صرف ہو گیا ہے۔ اب میرا لڑکا علی احمد اس پورا نے مہر کا یعنی -/۱۰۰ روپے کا ⅒ حصہ ادا کریگا۔ انشاء اللہ میں اس سے لیکر ادا کر دونگی۔ اگر مجھ سے ادا نہ ہو سکے تو میرا لڑکا ادا کرنے کا ذمہ دار ہو گا میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا کہ میرے لڑکے سے مبلغ بارہ روپے وصول کرے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ علی احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی گکھانوالی۔

نمبر ۶۸۷۹ میں خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی ولد نادر خانصاحب مرحوم قوم کشمیری (بٹ)، پیشہ تعلیم عمر ½۲۲ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۵ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جولائی بروز جمعۃ المبارک حسب ذیل وصیت کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابت رضوا اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا مسلک یہ ہے کہ ان چار ماہ کے بعد عورت پر طلاق بائن پڑجاتی ہے۔ اور مرد کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں۔ (درمنثور بحوالہ عبدالرزاق ابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی)۔

بیان ظہار یعنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں وغیرہ کہہ کر اپنے اوپر حرام کرے۔ مثلاً کہہ دے کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسی ماں کی پیٹھ۔ تو اس پر عورت اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ کفارہ ادا نہیں کرتا۔ یہ ایک ناجائز فعل ہے جو ناجائز قسم کی طرح ہے جس کا توڑنا لازم اور کفارہ واجب ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۚ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِيْ
وَلَدْنَهُمْ ۚ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَ
الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّتَمَآسَّا ۚ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ
لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (مجادلہ پ ۲۸)

ترجمہ:۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔ اس سے انکی عورتیں مائیں نہیں بنجاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انکو جنا۔ اور وہ یقیناً بُری اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بہت ہی معاف کرنے والا اور مغفرت فرما ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں، تو انہیں عورت کے نزدیک جانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے تا تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے جو تم کرتے ہو۔ پھر جو غلام نہ پا سکے تو اسے لگاتار دو مہینے روزے رکھنے چاہئیں عورت کے پاس جانے سے پہلے۔ اور جسے اسکی طاقت نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے تا تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(حاشیہ متعلقہ صفحہ) یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا ہوا ہے جو حضور نے آریہ دھرم صفحہ میں تحریر فرمایا ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایلاء کی صورت میں مرد کو رجوع کا اختیار اس عرصہ چار ماہ کے اندر ہے۔ اور جب یہ میعاد گذر جائے تو پھر مرد کی طرف سے طلاق کا پختہ ارادہ سمجھا جائے گا۔ اسے رجوع کا حق نہیں ہوگا۔ اور یہی اکابر صحابہؓ کا مذہب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ مَیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز فرمودہ سکیم دیہاتی مبلغین کلاس میں تعلیم پاتا ہوں۔ مجھے تحریک جدید سے ۲۴ روپے ماہانہ الاؤنس ملتا ہے۔ اس کے سوا میری اور کوئی مقبوضہ جائداد نہیں ہے نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ مَیں اپنی ماہانہ آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے پر میری جو کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ یا میری زندگی میں کوئی جائداد مجھے مل جائے تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد۔ خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی اندر المبلغین قادیان ۳۰-۷-۴۳۔

گواہ شد۔ حافظ محمد رمضان مولوی فاضل معلم دیہاتی مبلغین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مشتاق احمد بقلم خود واقف تحریک دار المجاہدین قادیان۔ گواہ شد۔ ابو العطاء جالندہری قادیان۔

نمبر ۶۸۷۷۔ مَیں غلام رسول ولد ڈاکٹر محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر تیس برس پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ ایک قطعہ زمین پانچ مرلہ (صرف) واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان ہے جو مَیں نے مبلغ ۸۰ روپے میں خریدا ہے۔ میری جائداد منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمدنی ہے جو مبلغ ۲۴ روپے ماہوار ہے۔ جو کہ تحریک جدید کی طرف سے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام رسول واقف زندگی متعلم دیہاتی مبلغین کلاس دار المبلغین قادیان ۳۰-۷-۴۳۔

گواہ شد۔ نادر خان ملک محلہ دار الرحمت قادیان بقلم خود ۳۰-۷-۴۳۔ گواہ شد۔ افضال احمد قریشی جنرل محصل بیت المال۔

نمبر ۶۸۷۸۔ مَیں حافظ بشیر احمد ولد سید علی اصغر شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالبعلمی عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ جولائی بروز ہفتہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۴ روپے ہے جو مجھے بطور وظیفہ تحریک جدید کی طرف سے ملتے ہیں۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ سید بشیر احمد موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع گکھانوالی حال وارد قادیان بقلم خود علی محمد۔ گواہ شد خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی قادیان ۳۱/۵/۴۴۔

نمبر ۶۷۱۷:۔ منکہ مقبول بیگم اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس قوم جٹ وڑائچ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منگوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۴/ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ سونا ۱۵ تولے۔ میں اس مذکورہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے بعد یا پہلے اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں وہ میری جائداد سے منہا سمجھی جائیگی۔ الامۃ مقبول بیگم گواہ شد میاں جان محمد پنشنر سب انسپکٹر پولیس امیر جماعت احمدیہ ۷/۵/۴۴۔ گواہ شد سلطان علی ہیڈ کلرک بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۹۰۵:۔ منکہ محمد اسمٰعیل قریشی ولد حکیم چراغ احمد صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ دیہاتی مبلغ عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد تحریک جدید کی طرف سے بطور الاؤنس -/۲۳ روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد اسمٰعیل قریشی۔ گواہ شد۔ احمد الدین دار السعتہ۔ گواہ شد علی محمد صحابی وموصی گکھانوالی۔

نمبر ۶۸۹۵:۔ منکہ محمد اسحٰق ارشد ولد مستری محمد اسمٰعیل صاحب گھڑی ساز قوم رانوں راجپوت۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار البرکات قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ موجودہ حالات میں پچاس روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری زندگی میں یا وفات کے بعد کوئی جائداد پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی کمی بیشی آمد کی اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے علاوہ جو جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع بھی دفتر کو دیتا رہوں گا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ العبد۔ محمد اسحٰق ارشد کارکن میک ورکس قادیان۔ گواہ شد۔ بشیر احمد سیالکوٹی محلہ دار الرحمت۔ گواہ شد۔ عطاء محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نمبر ۶۸۹۲ :۔ منکہ حاکم بی بی بیوہ نوردین صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اندازاً سنہ ۱۹۰۶ء ساکن قادیان محلہ دار السعتہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۳-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ صرف دو عدد ڈنڈی طلائی وزن ۳/۴ ۱ تولہ ہے جسکی قیمت آجکل -/۱۲/۱۲۲ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد نہیں۔ لہٰذا میں اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ بوقت وفات اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جائداد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا حاکم بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ قاضی غلام نبی دار السعتہ۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی۔

نمبر ۶۸۳۶ :۔ منکہ سید پیر شاہ ولد سید امیر شاہ صاحب مرحوم قوم سید پیشہ پنشنر عمر تخمیناً ستر سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۶ء ساکن بھملہ ڈاکخانہ بھاگ نگر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۶-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد زمین رہن قریباً پانچ بیگھہ ہے۔ منجملہ اس کے اڑھائی بیگھہ اراضی اپنی بیوی کو بطور حق مہر دیدی ہے۔ اور اڑھائی بیگھہ زمین مالیتی آٹھ صد روپیہ میرے قبضہ میں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) علاوہ ازاں میری ماہوار آمد مبلغ سات روپے ہے۔ میں تا زیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو بھی میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط المرقوم ۱۶ ماہ جون سنہ ۱۹۲۳ء العبد۔ سید پیر شاہ ساکن بھملہ ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ سید محمد یوسف شاہ پسر موصی۔ گواہ شد۔ سید فضل شاہ بھملہ ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ کاتب الحروف محمد عبد العزیز انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۹۰۲ :۔ منکہ احمد محمود نصر اللہ خانصاحب ولد چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب عزیز قوم جٹ ساہی پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ماہ وفا مطابق ۱۶-۷-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے والد ماجد چوہدری احمد شکر اللہ خان صاحب عزیز بفضلہ تعالیٰ بقید حیات موجود ہیں۔ درنام خاندان کے کفیل ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو مجھے باٹا شو کمپنی سے ملتی ہے جہاں میں ملازم ہوں۔ تنخواہ تخمیناً مبلغ -/۳۲ روپے ہفتہ کی شرح سے مجھے وصول ہوتی ہے۔ اور اس میں کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے۔ الحال حسب رضا ورغبت خود بقائمی ہوش و حواس خمسہ وبصحت جسمانی اپنی آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ چونکہ اس آمدن میں کمی بیشی کا احتمال ہے حسب حال کمی و بیشی وغیرہ کی نسبت سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کی خدمت میں اطلاع کرتا رہوں گا۔ اور کمی بیشی آمدن کے لحاظ سے حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اسکے علاوہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں اور بفضلہ تعالیٰ میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا یا حاصل کروں گا۔ بذریعہ خرید یا وراثت یا ہبہ وغیرہ تو ایسی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری موت پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہوگی منقولہ یا غیر منقولہ تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ البتہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر کوئی رقم (منجملہ قیمت حصہ وصیت شدہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے باقاعدہ رسید حاصل کر لوں گا۔ تو وہ رقم منجملہ قیمت حصہ وصیت شدہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منہا متصور ہو کر بقایا رقم قیمت کا صدر انجمن احمدیہ مطالبہ کر سکیگی۔ بہرحال دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق رفیق برحمت فرمائیں۔ اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی منعم علیہم مومنین میں بندہ کا شمار فرماویں۔ اور اپنی رضاء کا وارث بنائے رکھیں۔ اور حسنات دارین سے مالامال فرمائیں۔ آمین۔ چنانچہ بصورت وثیقہ ہذا وصیت نامہ تحریر کر دیا ہے۔ کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے۔ العبد۔ چوہدری احمد محمود نصر اللہ خاں باٹا پور۔ جلو لاہور۔ گواہ شد۔ چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب عزیز ڈسکہ۔ گواہ شد۔ چوہدری شکر اللہ خاں مدرس تحریک جدید ڈسکہ۔

نمبر ۶۸۸۵: مسماۃ فضل بی بی بیوہ میاں اللہ دتہ مرحوم قوم چھیپی زمیندار عمرہ ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن قادیان دارالعلوم۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین کی قیمت جو میرے حصہ میں ہوئی ہے۔ جو موضع ڈوگے ڈاکخانہ دولت نگر تحصیل و ضلع گجرات پنجاب -/۱۲۵ روپے ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برتن وغیرہ گھر کے قیمتی -/۱۵۱ روپے ہے۔ ان کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ مجھے میرے لڑکے کی طرف سے پانچ روپے ماہوار بطور گزارہ کے ملتے ہیں۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اپنا مہر اپنے مرحوم خاوند کو میں نے بخشدیا تھا۔ اور میرے حصہ زمین کی جو آمد سالانہ آیا کرے گی اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کردیا کروں گی۔ وہ زمین میرے بچوں نے حال ہی میں خریدی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الراقمہ فضل بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر میرزا عبد الکریم دار العلوم۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی۔

نمبر ۶۸۸۸ :- منکہ محمد عارف بھٹی ولد راجہ میراں بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن حال نیروبی کینیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ لیکن بعض اراضی اور سکنی مکانات موروثی میں میرا حصہ ہے۔ یہ جائیداد میرے بڑے بھائی راجہ محمد امین صاحب بھٹی کے قبضہ میں ہے۔ جو ابھی تک تقسیم نہیں کیگئی۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ جائیداد مذکورہ میں سے جس قدر حصہ مجھے ملیگا اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ میں سے منہا کردیجائیگی۔ اس جائیداد کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ -/۴۰۰ شلنگ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عارف بھٹی C.A. 414
Clerk M.T.D. N.T.C. E.A.A. S.C.A. R.O.E.A. Command

۲. گواہ شد سید محمود اللہ شاہ پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن نیروبی۔ گواہ شد۔ محمد اکرم غوری سیکرٹری وصایا۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۹۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۶۸۸۰:- منکہ فاطمہ بی بی بیوہ قاضی محمد رمضان صاحب قوم قاضی رگھوترہ عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء۔ ساکن قادیان محلہ دارالسعۃ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۴/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس اس وقت -/۲۰۰ روپیہ جو گرہیں سے بطور قرضہ اپنے دونوں لڑکوں مسمی قاضی غلام نبی و قاضی محمد منیر کو دیا ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنا حق مہر اپنے خاوند مرحوم کو معاف کر چکی ہوں۔ اسکے علاوہ میرے پاس کوئی زیور اور جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں حصہ جائیداد مندرجہ بالا رقم دو صد روپیہ کے ۱/۳ حصہ کو اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے دونوں لڑکے اس کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ العبد۔ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ قاضی غلام نبی پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی۔

نمبر ۶۹۰۰:- منکہ چوہدری حسن الدین ولد رلدو خاں صحابی قوم جٹ ہتیلا عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مانگو ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۴/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین مشترکہ ۳ برادران ۱/۲ ۶ بیگہ۔ قیمت میرے حصہ کی اندازاً -/۲۰۰ روپے۔ اور حصہ آمد بھی جس کی اوسط مقرر نہیں اس کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ مکان خام مشترکہ تین برادران قیمتی یکصد روپیہ۔ علیحدہ زمین خاص قادیان محلہ دارالیسر ایک کنال چھپڑ بقیمتی -/۹۰ روپے۔ محلہ دارالبرکات ۱/۵ مرلہ قیمتی یکصد روپیہ۔ اس سب جائیداد کا میں دسواں حصہ وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد چوہدری حسن الدین نشان انگوٹھا حال دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالحکیم ریٹائرڈ دارالرحمت۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی۔

نمبر ۶۸۸۲ :۔ منکہ قاضی محمد منیر ولد قاضی محمد رمضان صاحب قوم قاضی رگھو تر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن وددھو چک تحصیل شکر گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور حال دارالسعتہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زمین دس مرلہ واقعہ محلہ دارالسعتہ قادیان۔ اس زمین میں ہم دو بھائی شامل ہیں۔ اس زمین کی قیمت موجودہ وقت میں -/۲۵۰ روپے ہے۔ میں اس زمین میں سے اپنے پانچ مرلہ کے حصہ کی قیمت -/۱۲۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ساٹھ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد۔ قاضی محمد منیر دارالسعتہ قادیان۔ گواہ شد۔ قاضی غلام نبی برادر موصی دارالسعتہ۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی

نمبر ۶۸۸۳ :۔ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ قاضی غلام نبی صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۳۱ء ساکن قادیان دارالسعتہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲۱ روپے۔ نقد رقم جو میرے پاس ہے -/۳۰ روپے۔ اس کے علاوہ دو زیور ایک انعام اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پھول وغیرہ تھے جوکہ میرے خاوند نے مجھ سے لیکر اپنی ضروریات میں خرچ کرلئے تھے میرے دونوں زیور جوکہ ۲ تولہ سونا کے تھے۔ آج سے چار سال قبل -/۵۸ روپے کو فروخت کر دیئے تھے۔ اب یہ رقم بھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح میری کل جائیداد -/۱۲۰ روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سلیمہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ علی محمد موصی وصحابی۔ گواہ شد۔ غلام نبی موصی خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۸۸۸:- منکہ طالع بی بی زوجہ میاں عبد الکریم صاحب ٹیلر ماسٹر۔ قوم راجپوت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن قادیان دار العلوم۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی نصف تولہ قیمتی -/۲۸ روپے۔ دو کنال زمین برائے مکان جس کی میں بذات خود مالکہ ہوں جسکی قیمت اندازاً آٹھ سو روپے ہے۔ محلہ دار الشکر میں واقع ہے۔ اور میرا مہر مبلغ بتیس روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی اپنے خاوند سے جلد وصول کرلونگی۔ کل جائداد میری -/۸۷۰ روپے ہے۔ میں کل جائیداد کی وصیت دسویں حصہ کی ادا کردونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ طالع بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی وموصی۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر مرزا عبد الکریم ریٹائرڈ دار العلوم۔

نمبر ۶۸۸۹:- منکہ بشارت خاتون زوجہ بابو عبد المجید صاحب ہیڈ سگنیلر قوم شیخ عمر ۳۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۱۹½ تولے قیمتی -/۱۴۶۹ روپے۔ زیورات نقرئی -/۷۳ روپے۔ مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ کل زیورات و مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر میں کوئی آئندہ جائیداد بناؤں۔ یا میری کوئی آمدنی ہو اس کی بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

تفصیل زیورات:۔ دست بند طلائی وزنی اندازاً ۴½ تولے بحساب -/۵۰ روپے فی تولہ -/۸/۲۲۳۔ کانٹے ایک جوڑی ایک تولہ ۸ ماشہ -/-/۱۲۵ روپے۔ کانٹے ایک جوڑی دو تولہ چار ماشہ -/-/۱۷۵ روپے۔ چوڑیاں طلائی چھ عدد ۴ تولہ ۴ ماشہ -/-/۳۲۴ روپے۔ کلپ طلائی ایک تولہ چار ماشہ -/۸/۸۷ روپے۔ گوبند ۵ تولہ -/-/۳۷۵ روپے۔ انگوٹھیاں دو عدد ۴ ماشہ -/-/۲۵ روپے۔ پٹڑیاں نقرہ ۵۵ تولے -/-/۵۵ روپے۔ ندی بند نقرہ ۱۸ تولے -/-/۱۸ روپے
میزان -/-/۱۴۴۲ روپے۔

الراقمہ۔ بشارت خاتون موصیہ۔ گواہ شد۔ عبدالمجید خاوند موصیہ (بحروف انگریزی)۔ گواہ شد۔ عبدالحلیم احمدی سیکرٹری مال۔

نمبر ۶۹۰۱:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ مولوی محمد حسین صاحب تحسین قوم احمدی عمر سترہ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت یہ ہے۔ مہر دو سو روپیہ بذمہ خاوند قابل ادا ہے۔ زیور قیمتی تین سو پچاس روپے موجودہ شرح کے مطابق جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

پازیب چاندی بیس تولہ قیمتی تیس روپے۔ چوڑیاں چاندی چھ تولے قیمتی دس روپے۔ بُندے سونے کے ۱¼ تولہ قیمتی -/۶۰ روپے۔ انگوٹھی و کلپ سونے کے ½ تولہ قیمتی چالیس روپے۔ نکلس سونے کا ۲½ تولہ قیمتی دو سو دس روپے۔ کل قیمت زیورات تین سو پچاس روپے۔ اور کل قیمت جائیداد پانچسو پچاس روپے۔ سو میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح اگر مجھے کوئی اور آمد ہو۔ تو اس پر بھی۔ مکرر اینکہ اگر میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الراقمہ۔ غلام فاطمہ۔ گواہ شد۔ ایم محمد حسین تحسین۔ گواہ شد جزدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد بقلم خود۔

نمبر ۶۸۹۹:۔منکہ پنڈت عبداللہ ولد پنڈت نہال چند صاحب قوم برہمن پیشہ دکانداری عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف ماہوار آمد مبلغ بیس روپے کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد۔ پنڈت عبداللہ حلوائی قادیان۔ گواہ شد۔ محمد الدین بھینی بانگر گواہ شد۔ محمد یوسف افندی۔

نمبر ۶۸۹۸:۔منکہ فضل بی بی زوجہ پنڈت عبداللہ صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۳ سال۔ تاریخ بیعت ۲۰ء ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ یکصد روپیہ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا میرے پاس نہ کوئی زیور ہے۔ نہ کوئی اور جائیداد۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا فضل بی بی۔ گواہ شد۔ سربلند پنشنر صدر دارالفتوح۔ گواہ شد۔ محمد الدین بھینی بانگر۔ گواہ شد۔ عبداللہ پنڈت خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۸۹۷:۔منکہ راجن بی بی زوجہ گلاب دین قوم بھینی وال جٹ عمر ۶۳ سال۔ تاریخ بیعت اگست ۱۹۴۰ء حال دسوہہ محلہ سیداں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ مہر یکصد روپیہ۔ گلے کا ہنس چاندی کا وزنی ۱۴ تولہ ہے۔ اس کو ابھی فروخت کراتی ہوں۔ اور قیمت حاصل کر کے اور مہر کی رقم بھی۔ اس ساری رقم کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کراتی ہوں۔

(۲) چندہ شرط اول و اجرت دو اخباروں میں شائع کرانے کی بھی ساتھ ہی بھیجتی ہوں۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احکام خلع اگر عورت کی کشیدگی مرد سے اس حد تک بڑھ جائے کہ خاوند کے ساتھ اس کا نباہ کرنا مشکل ہو۔ اور عورت اپنی خلاصی کے لئے مرد سے طلاق کی خواہاں ہو مگر مرد اس کے لئے رضامند نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ محکمہ قضاء یا حکومت وقت کی عدالت میں معاملہ پیش کر کے نکاح فسخ کرالے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ط (بقرہ ع ۲۹ پ ۲) اگر تم کو خوف ہو کہ دونوں میاں بیوی اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے، تو اب ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت اپنی آزادی کے بدلہ میں مرد کو مال دے کر خلع کرالے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"شریعتِ اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دیدے۔ بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے۔ اور جب عورت مرد کو ظالم پاوے، یا وہ اسکو ناحق مارتا ہو، یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو، یا کسی اَور وجہ سے ناموافقت ہو، یا وہ مرد دراصل نامرد ہو، یا تبدیل مذہب کرے، یا ایسا ہی کوئی اَور سبب پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو، تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اس کے کسی ولی کو چاہیئے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے، اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے، تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کردے اور نکاح کو توڑ دے۔ لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا، کہ کیوں نہ اس کی عورت کو اس سے علیحدہ کیا جائے۔" (چشمۂ معرفت صٓ۲۷۵)۔

کن حالات میں عورتوں کو خلع کرانیکی اجازت ہے؟ طلاق کی طرح خلع بھی خدا کے نزدیک سخت ناپسندیدہ امر ہے، جسے بغیر اشد ضرورت کے اختیار کرنا جائز نہیں۔ بغیر شرعی ضرورت کے خلع کرانے والی عورتوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اِخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِھَا مِنْ غَیْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ (ترمذی)

ترجمہ۔ جو عورت کسی تکلیف کے بغیر اپنے خاوند سے خلع کراتی ہے وہ بہشت کی خوشبو نہیں سونگھ سکیگی۔

نیز فرماتے ہیں۔ اَلْمُخْتَلِعَاتُ ھُنَّ الْمُنٰفِقَاتُ (ترمذی) کہ خلع کرانے والی عورتیں منافق ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی عورتوں کے متعلق (جو اپنے خاوند کے دوسرے نکاح پر ناراض ہو کر خلع کی خواہش رکھتی ہیں، فرماتے ہیں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی۔ الامۃ۔ رائن بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد حسین بقلم خود پسر موصیہ۔ گواہ شد حکیم نظام الدین برادر حقیقی موصیہ دار الرحمت۔

نمبر ۶۸۹۶:۔ منکہ محمد حسین ولد گلاب دین صاحب قوم سدھو جٹ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت ۳/۲/۴۳۔ ساکن الٰہی پور ڈاکخانہ ارمڑھال دسوہہ ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کچھ نہیں۔ میرا گزارہ اس وقت پیشہ تجارت پر ہے۔ آمدنی معیّن نہیں ہے۔ اندازاً پندرہ اور بیس روپے کے درمیان رہتی ہے۔ اور چونکہ یہ تجارت میری باہر پھیری کی حالت میں ہوتی ہے۔ لہٰذا بعض دفعہ مہینوں ہی بیکار رہنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ جو کچھ بھی آمد ہوئی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جو ترکہ میرا ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۹/۴/۴۳۔ العبد۔ محمد حسین موصی بقلم خود۔ دسوہہ محلہ سیّداں متصل قلعہ پرانا۔ گواہ شد۔ حکیم مولوی نظام الدین دار الرحمت۔ گواہ شد۔ رحمت علی بقلم خود دار الرحمت۔

نمبر ۶۸۹۴:۔ منکہ سید بی بی زوجہ عبد الرحمٰن صاحب قوم دراں عمر ۳۲۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن دار الرحمت قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اسی تولہ چاندی زیور چھوٹا چھوٹا ہے۔ اور مبلغ /۳۲ روپے مہر جو میرے خاوند کے ذمہ قابل وصول ہے۔ اور ایک جگہ زمین کے لئے مبلغ /۲۵ روپے دیئے ہوئے ہیں۔ یہ کل رقم مبلغ /۱۳۷ روپے بنتے ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سیّد بی بی موصیہ بقلم۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن موصی۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۸۹۳ :- منکہ رشیم بی بی زوجہ فضل الرحمٰن صاحب قوم دران عمرہ ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن محلہ دار الرحمت قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ سہ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک تولہ کچھل طلائی۔ ڈیڑھ تولہ نتھ و بوہٹر طلائی ہیں۔ یکصد تولہ چاندی جس کی مالیت اسوقت چاندی جو ہلکی ٹانکے والی ہے مبلغ -/۷۵ روپے بنتے ہیں۔ اور سونے کا نرخ مبلغ -/۱۲۵ روپے ہے۔ یہ کل رقم مبلغ دو صد روپے بنتے ہیں۔ اور مہر میں نے خاوند کو بخشدیا ہوا ہے۔ ان کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ان کی وصیت مبلغ -/۲۰ روپے بنتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ رشیم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فضل الرحمٰن خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی۔

تصحیح

نوٹ :- ریویو ماہ اگست میں وصیت نمبر ۶۸۲۲ میں نور احمد صاحب ولد قطب الدین کی بجائے نور الدین صاحب چھپا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

تشحیذ الاذہان کے پرانے فائل

رسالہ تشحیذ الاذہان سلسلہ کا وہ قابل فخر رسالہ ہے۔ جو خاص حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک ادارت میں شائع ہوتا رہا ہے۔ اس سے احباب اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ یہ رسالہ سلسلہ کے کس قدر قیمتی لٹریچر کا حامل ہوگا۔ اس کے چند فائل دفتر میں قابل فروخت موجود ہیں۔ اصل قیمت فی فائل چار روپے ہے۔ لیکن رمضان شریف کی خوشی میں ۷ اکتوبر تک اکی رعائتی قیمت -/۲ روپے ہوگی اسلئے احباب اس رعائت سے جلد فائدہ اٹھائیں بعد میں اس قیمتی لٹریچر کا ملنا از حد مشکل ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- مینجر ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری

یعنی جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو اردو میں چھپتی رہی ہے اور جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے۔ اسکی گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارہ تک کی ہے۔ مگر درحقیقت اس میں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے۔ اسکے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کل دو ہزار صفحے ہیں۔ پہلے اسکی قیمت پندرہ روپیہ تھی۔ مگر اب بعض فوری ضروریات کیوجہ سے اسکی رعایتی قیمت صرف ۶ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگا۔ مجلد کی قیمت سات روپے آٹھ آنے ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

پیشوایانِ مذاہب نمبر

رسالہ ریویو آف اردو کے پیشوایانِ مذاہب نمبر کے کچھ نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ اس میں مہاتما بدھؑ۔ کنفیوشسؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت کرشنؑ اور حضرت بابا نانکؒ کی زندگیوں اور تعلیمات پر نہایت محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس رسالہ کو تمام حلقوں میں نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

ریویو کے پرانے فائل

رسالہ ریویو کے پرانے فائل جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جو کسی اور جگہ شائع نہیں ہوئے قابل فروخت ہیں۔ ان فائلوں میں اور بھی بہت سے نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ ہر احمدی کو انکا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیجئے۔ مکمل ۲۴ سال کی جلدیں خریدنے والوں سے خاص رعایت کی جائیگی۔

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے۔ بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جائے گا۔ اگرچہ شریعت کے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضاء و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں، تو بذریعہ دعا قضاء و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو انکی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو جاؤ۔" (فتاوٰی مسیح موعودؑ صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱)۔

نصوص قرآن حکیم اور احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نظرِ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ عورتوں کو خلع کی اجازت صرف اس صورت میں ہے جبکہ مرد کی طرف سے عورت کے حق میں حقیقتاً ایسے اسباب منافرت پیدا ہو جائیں جو عورتوں کے لئے ناقابل برداشت ہوں۔ اور ان حالات میں ان کے لئے حدود الٰہیہ قائم رکھنا ناممکن ہو جائے۔ اور یہ خیال اور خطرہ صرف عورت اور اس کے رشتہ داروں ہی کا نہ ہو، بلکہ قاضیٔ شریعت یا حکومت وقت بھی بعد تحقیق اسی نتیجہ پر پہنچے، تب اسے حکم خلع جاری کرنے کا حق ہے۔ محض عورت کی خواہش خلع یا اظہار ناراضگی پر خلع نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن حکیم میں خلع کی صرف یہی ایک شرط بتائی گئی ہے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ۔ (بقرہ) اور دوسرے موقعہ پر فرمایا کہ مرد عورتوں کو رکھنے کے اس صورت میں مجاز نہیں جبکہ مردوں کی طرف سے ظلم و تعدی اور ضرر رسانی ہو۔ وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا (بقرۃ)۔ اس کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد پہلے گذر چکا ہے۔ حضور عورت کو حاکم وقت کے ذریعہ طلاق لینے کا اختیار مندرجہ ذیل صورتوں میں فرماتے ہیں :۔

(۱) جبکہ عورت مرد کو ظالم پاوے۔ (اس کی تفسیر حضور آگے یوں فرماتے ہیں کہ)

(۲) عورت کو مرد ناحق مارتا ہو۔ یا

(۳) اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو۔ (مثلاً بدزبانی وغیرہ سے جسمانی یا روحانی تکلیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچاتا ہو، یا بداخلاقی کی زندگی بسر کرتا ہو، یا بلا وجہ معقول حقوق زناشوئی میں تغافل برت رہا ہو، یا بیوی کے مال وغیرہ میں ناجائز تصرف کر کے اسے نقصان پہنچاتا ہو، یا۔ بیوی کے رشتہ داروں وغیرہ سے بیوی کو تعلقات منقطع کرنے پر مجبور کرتا ہو۔ یا

(۴) کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو (مثلاً مزاجوں کی ناموافقت کی وجہ سے عورت کا نباہ خاوند سے مشکل ہو۔

(۵) خاوند نامرد ہو۔

(۶) خاوند تبدیل مذہب کرے۔

(۷) ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے، جس کی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو۔ (مثلاً چار سال سے خاوند مفقود الخبر ہے یا حبس دوام کی سزا میں ہے)۔

ایک اور موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

(۸) "مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ خلع کرالیں جو طلاق کے قائم مقام ہے۔" (فتاویٰ مسیح موعودؑ صفحہ ۱۴۱)

(۹) "اگر مرد کی طرف سے شرائط ٹوٹ جائیں تو عورت ..... حاکم وقت کے ذریعہ سے نکاح کو توڑا سکتی ہے۔" (آریہ دھرم صفحہ ۷۲)

(۱۰) اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۷)

حدیث میں ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس نے اپنی بیوی حبیبہ بنت سہل کو مارا اور اس کا ہاتھ توڑ دیا۔ اسکی بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خلع کی درخواست کی اور حضور صلعم نے خلع کرا دیا۔ (ابو داؤد و ابن جریر و بیہقی)۔

اس ثابت کی ایک دوسری بیوی جمیلہ نے بھی خلع کرایا۔ (بخاری و نسائی و ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ مَا كَرِهْتِ مِنْ ثَابِتٍ ؟ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا كَرِهْتُ مِنْهُ دِيْنًا وَلَا خُلُقًا اِلَّا اَنِّيْ كَرِهْتُ دَمَامَتَهٗ (ابن جریر) ترجمہ۔ تجھے ثابت میں کونسی چیز ناپسند نظر آتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ خدا کی قسم مجھے نہ تو اس کے دین میں کوئی بات ناپسند نظر آئی ہے اور نہ ہی اخلاق میں۔ ہاں صرف ایک ہی چیز ناپسند ہے اور وہ اس کی بدصورتی ہے۔

اس کی دوسری بیوی حبیبہ کی بھی یہی شہادت ہے کہ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا (ابن ماجہ) کہ وہ بدصورت شخص تھا۔ اس کی مخالفت اور منافرت اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَرَاهُ فَلَوْلَا مَخَافَةُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہِ لَبَزَقْتُ فِیْ وَجْھِہٖ (احمد و ابن ماجہ) یا رسول اللہ میں اسے دیکھ نہیں سکتی۔ اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اس کے منہ پر تھوکتی۔

خلع کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک فیصلہ

چونکہ خلع میں یہ ضروری ہے کہ عورت محض اپنی ذاتی مناقشت کے باعث خلع کرا رہی ہو۔ اس کی یہ خواہش خلع کسی بیرونی اثر کے ماتحت نہ ہو۔ اس لئے حکومت یا قضاء کو پہلے اس کی تحقیق کر لینی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خلع کی درخواست دینے والی عورتوں کے متعلق یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ:۔

(۱) "جو عورتیں خاوندوں سے ناراض ہوں، انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک عدالت فیصلہ نہ کرے یا اجازت نہ دے یا خاوند اجازت نہ دے۔ انہیں خاوند کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور جو عورت ایسا کریگی، اس کی خلع کی درخواست پر اس وقت تک غور نہ کیجائے گی جب تک وہ خاوند کے ہاں واپس نہ جائے، یا اس سے یا عدالت سے خاوند کے گھر کے سوا کسی اور گھر میں رہنے کی اجازت نہ لے۔" (الفضل ۲۴ اگست ۱۹۳۹ء)

نیز حضور اقدس نے فرمایا کہ:۔

(۲) چونکہ بعض مرد ایسا خطرناک ہو سکتا ہے کہ اس کے گھر میں عورت کا مزید رہنا اس کی جان و ایمان کے لئے خطرہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ ہم نے ایسی عورت کو اوپر کے فیصلہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے مگر اس امر کی روک کے لئے کہ عورت اپنے متعلق آپ ہی فیصلہ کرلے، یہ شرط قرار دی ہے کہ ایسی عورت پہلے قضاء سے اجازت لے کہ وہ باہر رہ کر خلع کی درخواست کر سکتی ہے۔" (خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنام دفتر بہشتی مقبرہ ۲۶/۸/۴۴)۔

اس کے بعد اس فیصلہ پر حضور نے مزید اضافہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ:۔

(۳) "پہلا فیصلہ ان عورتوں کے متعلق ہے، جن کی عمر ۴۰ سے کم ہو۔ جن کی عمر ۴۰ سے زیادہ ہو ان کے متعلق وہ قاعدہ نہ ہوگا، بلکہ ان کا معاملہ قاضی کی مرضی پر ہوگا۔ حالات کے مطابق وہ انکی درخواست کو خاوند کے گھر سے باہر ہونے کی صورت میں بھی قبول کر سکتا ہے۔ اور اگر ایسے حالات ہوں کہ اس کے نزدیک خاوند کے ہاں اس کا جانا نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے، تو وہ یہ حکم بھی دے سکتا ہے کہ عورت خاوند کے ہاں جا کر پھر درخواست دے۔ ہاں یہ مدنظر رہنا چاہیئے کہ عورت کو بلا وجہ خطرہ میں نہ ڈالا جائے۔" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۲ء)۔

عنین کے متعلق فیصلہ

اگر عورت درخواست خلع میں خاوند کے متعلق الزام لگا دے کہ وہ نامرد ہے تو بعد معائنہ ڈاکٹری مرد کو علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دیجاویگی۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہی فیصلہ ہے۔ رَوَی اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ مُصَنَّفِہٖ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى شُرَيْحٍ اَنْ يُّؤَجِّلَ الْعِنِّيْنَ سَنَةً مِّنْ يَّوْمٍ يُّرْفَعُ اِلَيْهِ فَاِنِ اسْتَطَاعَهَا وَ اِلَّا خَيَّرَهَا فَاِنْ شَآءَتْ اَقَامَتْ وَ اِنْ شَآءَتْ فَارَقَتْ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رض وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض نَحْوَهٗ۔ (الزیلعی بحوالہ مصنف عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ) ترجمہ۔ حضرت عمر رض نے قاضی شریح کو لکھا کہ نامرد کو ایک سال کی میعاد دی جائے۔ اور یہ میعاد اس وقت سے شمار ہو گی جب مقدمہ پیش ہوا۔ اگر اس میعاد میں علاج کر کے تندرست ہو گیا تو بہتر، ورنہ عورت کو اختیار رہے، چاہے تو خاوند کے ہاں ٹھیری رہے یا اگر چاہے تو اس سے جدا ہو جائے۔ حضرت علی رض اور ابن مسعود رض سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے۔

خلع کی عدت ایک حیض ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ اِخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ) ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اپنے خاوند سے خلع کرایا، تو آپ نے اسے حکم دیا کہ ایک حیض کی عدت گذارے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوَّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ (ترمذی) ترجمہ۔ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں خلع کرایا تو آپ نے اس کو بھی ایک حیض کی عدت گذارنے کا حکم دیا۔

خلع بمنزلہ طلاق بائنہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً (زیلعی بحوالہ دارقطنی و بیہقی) ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خلع کو طلاق بائنہ قرار دیا۔

اس حدیث کا مطلب صرف اتنا ہے کہ خلع کے بعد مرد کو رجوع کرنے کا حق نہیں رہتا۔ یہ مطلب نہیں کہ خلع حقیقۃً طلاق بھی ہے، کیونکہ خلع سے مرد کے اختیارات طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً ایک شخص اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دے چکا ہو اس کے بعد بیوی اس سے خلع کرا لیتی ہے۔ تو یہ خلع تیسری طلاق نہیں کہلائے گا۔ چنانچہ ابن عباس رض سے جب یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہی فتویٰ دیا۔

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّةً عَنِ امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ اَيَتَزَوَّجُهَا فَقَالَ ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ فِيْ اَوَّلِ الْاٰيَةِ وَ اٰخِرِهَا وَالْخُلْعُ بَيْنَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ الْخُلْعُ بِطَلَاقٍ لِيَنْكِحْهَا۔ (کشف الغمہ صفحہ ۱۶۱ ج ۲) ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رض سے ایک دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستّر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کردی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ مکمل	تریاق القلوب
سرمہ چشم آریہ	تحفہ گولڑویہ
آئینہ کمالات اسلام	اربعین ہر چہار حصہ
شہادۃ القرآن	نسیم دعوت
نور القرآن	تذکرۃ الشہادتین
چشمۂ معرفت	حقیقۃ الوحی
مسیح ہندوستان میں	لجۃ النور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں

مینیجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

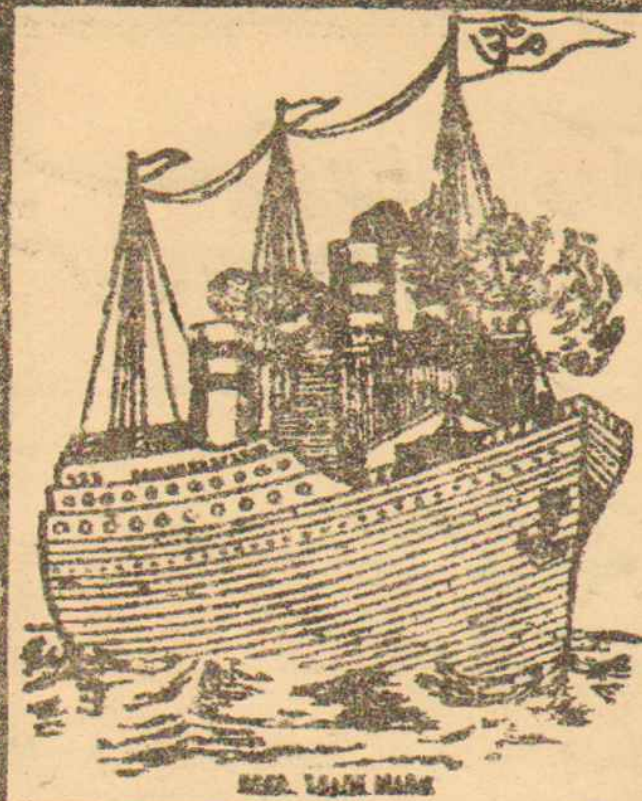

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں
ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)
خاکی زین۔ ٹول۔ پگڑی کلاتھ۔ سفید زین و ٹول۔ بھگن زین
نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین وسفید) پردا کلاتھ۔
ٹینٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیے۔ جھاڑن وغیرہ۔

باوا ہردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچیں۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ